TUE.17.Feb.2026
VOLUME: 21 NO: 41
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

روزنامہ
ناندیڑ
Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935
پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز منگل 17/فروری 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 41
29/شعبان المعظم 1447ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات = 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

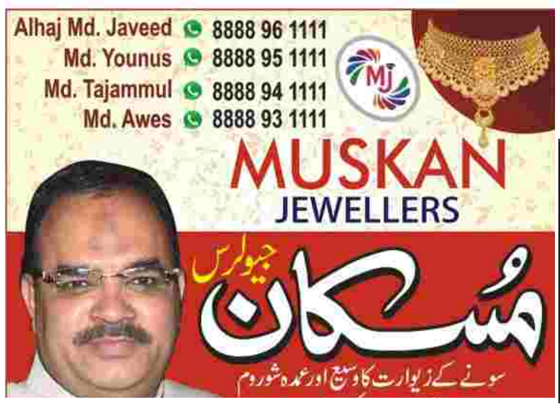

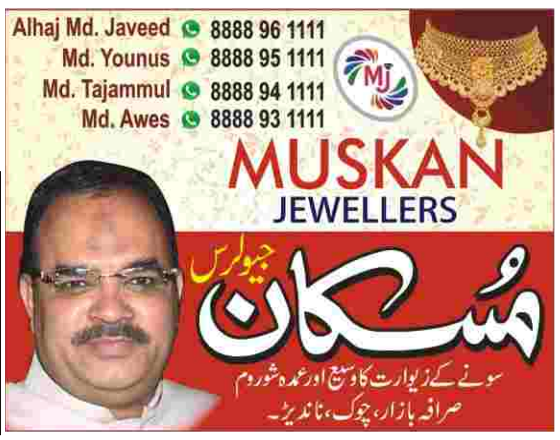

ابو سلیم کی 25 سال قید کی سزا مکمل

پھر بھی سپریم کورٹ نے راحت دینے سے کیا انکار!

ممبئی: (ایجنسیز) ممبئی میں 1993 کے دوران پیش آئے بم دھماکوں کے قصوروار گینگسٹر ابو سلیم کو سپریم کورٹ نے قید سے فی الحال آزاد کیے جانے پر روک لگا دی ہے۔ سپریم کورٹ نے سلیم کی رِہائی سے متعلق عرضی خارج کر دی۔ جسٹس وکرم ناتھ اور سندیپ مہتا کی بنچ نے کہا کہ ناسک جیل سے ملے دستاویز کے مطابق ہائی کورٹ معاملہ کی سماعت کرے گا۔ ہائی کورٹ کو جلد

سماعت کی ہدایت دینے سے بھی سپریم کورٹ نے منع کر دیا۔ دراصل ابو سلیم کے وکیل کا کہنا تھا کہ ان کے موکل نے 25 سال کی سزا پوری کر لی ہے، اس لیے جیل سے رِہائی کی اجازت دی جائے۔ وکیل نے بتایا کہ سلیم کو 11 نومبر 2005 کو حراست میں لیا گیا تھا۔ اس پر سپریم کورٹ نے سوال اٹھایا تھا کہ کیا وکیل چھوٹ (رمیشن) کو جوڑ کر 25 سال کا شمار کر رہے ہیں؟ 'بار اینڈ بنچ' کی رپورٹ کے مطابق سینئر ایڈووکیٹ رشی ملہوترا نے کہا کہ ابو سلیم کو 10 ماہ سے ناجائز طریقے سے حراست میں رکھا گیا ہے، اس کی سزا 25 سال سے زیادہ نہیں ہو سکتی ہے، اور ہائی کورٹ اس کا کیس نہیں سن رہا ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ 25 سال کو لے کر جو کنفیوژن ہے، وہ صرف ریاضی کی غلطی ہے، اور کچھ نہیں۔ انھوں نے سپریم کورٹ سے گزارش کی کہ ہائی کورٹ میں آئی جی پی کا حلف نامہ ہے، اسے بھی دیکھنا چاہیے۔ توجہ طلب ہے کہ ابو سلیم کو طویل قانونی لڑائی کے بعد 11 نومبر 2005 کو پرتگال سے حوالہ کیا گیا تھا۔ ہندوستان اور پرتگال کے درمیان حوالگی سمجھوتہ کے تحت سلیم کو سزائے موت نہیں دی جا سکتی اور نہ ہی اسے 25 سال سے زیادہ قید کی سزا ہو سکتی ہے۔ ابو سلیم کو 2002 میں پرتگال میں فرضی پاسپورٹ معاملہ میں گرفتار کیا گیا تھا اور ہندوستان نے اس کی حوالگی کا مطالبہ کیا۔ جب پرتگال نے ابو سلیم کو ہندوستان کے حوالہ کیا، تو یہ شرط رکھی تھی کہ ہندوستان ابو سلیم کو پھانسی کی سزا نہیں دے گا، اور نہ ہی 25 سال سے زیادہ کی جیل ہوگی۔ ہندوستان کی یقین دہانی کے بعد پرتگال کی عدالت نے فروری 2004 میں حوالگی کو منظوری دی۔ 11 نومبر 2005 کو ابو سلیم پرتگال سے ہندوستان لایا گیا۔ یہ یقین دہانی اس لیے اہم تھی کیونکہ پرتگال میں موت کی سزا نہیں ہے اور قید کی زیادہ سے زیادہ مدت محدود ہوتی ہے۔ اسی لیے پرتگال نے ہندوستان سے اسی طرح کی شرطوں پر ہی حوالگی کو منظوری دی تھی۔

ہیمنت بسوا کی متنازع تقریر کا معاملہ، سپریم کورٹ کا سماعت سے انکار

درخواست گزار کو ہائی کورٹ سے رجوع کی ہدایت

نئی دہلی: (ایجنسیز) آسام کے وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا سرما کی متنازع تقریر اور پوسٹ کے خلاف داخل عرضی پر سپریم کورٹ نے ہائی کورٹ جانے کا مشورہ دیا ہے۔ اس دوران چیف جسٹس آف انڈیا (سی جے آئی) نے کچھ سخت تبصرے بھی کیے۔ انہوں نے کہا کہ اس معاملے کو لے کر ہائی کورٹ جانے میں کیا مسئلہ ہے، وہاں قابل جج بھی ہیں اور وکیل بھی۔ عرضی گزار نے جب کہا کہ یہ ایک طبقہ کو نشانہ بنانے کا معاملہ ہے، پورے ملک کا مسئلہ ہے اور سپریم کورٹ کو اسے سننا چاہیے تو سی جے آئی سوریہ کانت نے کہا کہ یعنی ملک کے ہر واقعہ پر سپریم کورٹ ہی سماعت کرے۔ ہندی نیوز پورٹل 'اے بی پی نیوز' پر شائع خبر کے مطابق سماعت کے دوران عرضی گزار کے وکیل ابھیشیک منو سنگھوی نے کہا کہ اگر اس معاملے کی سماعت عدالت میں نہیں ہو سکتی تو پھر کورٹ کو آرٹیکل 32 کی حدود متعین کرنی ہوں گی۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ وہ اس معاملے میں ایس آئی ٹی کی تشکیل کا مطالبہ کر رہے ہیں اور یہ جاننا چاہتے ہیں کہ ایس آئی ٹی آسام کے باس کے خلاف کیا کر سکتی ہے۔ سی جے آئی نے کہا کہ وہ سیاسی پارٹیوں سے تحمل کا مظاہرہ کرنے اور آئینی اخلاقیات کی حدود میں رہنے کی تلقین کریں گے، لیکن یہ ایک نیا رجحان شروع ہو گیا ہے کہ جب بھی کسی ریاست میں انتخاب ہوتا ہے سپریم کورٹ سیاسی میدان جنگ بن جاتا ہے۔ ابھیشیک منو سنگھوی نے کہا کہ ہیمنت بسوا سرما بار بار ایسا کہہ رہے ہیں اور آرٹیکل 32 کے اختیارات کے تحت یہ ایک مثالی کیس ہے۔ یہاں بلقیس بانو اور ونود دُوا جیسے معاملے کو سپریم کورٹ نے براہ راست سنا ہے۔ اس پر سی جے آئی نے کہا کہ یہ ایسے معاملے تھے جہاں لوگوں کے خلاف تادیبی کارروائی ہوئی تھی۔ یہاں آپ کارروائی کا مطالبہ کر رہے ہیں، پھر ابھیشیک سنگھوی نے کہا کہ یہ بڑے عہدے پر بیٹھے شخص کا معاملہ ہے۔ عدالت نے عرضی گزار کو بار بار کہا کہ وہ ہائی کورٹ جانے کے بجائے سپریم کورٹ کیوں آئے ہیں۔

سعودی عرب سے 120 دن بعد پہنچی جھارکھنڈ کے نوجوان کی لاش، اہل خانہ کا لینے سے انکار

جدہ: گزشتہ سال اکتوبر میں جھارکھنڈ کے گریڈیہہ ضلع کے رہنے والے وجے کمار مہتو کی سعودی عرب کے جدہ میں موت ہو گئی تھی۔ تقریباً 120 دنوں بعد وجے کی لاش ہندوستان لائی گئی۔ حالانکہ اہل خانہ نے اس کی لاش لینے سے منع کر دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ کمپنی کی جانب سے معاوضے کے متعلق کوئی واضح جواب نہیں ملا ہے۔ متوفی جدہ میں ایک ٹرانسمیشن لائن پروجیکٹ پر کام کرتے تھے۔ گزشتہ سال 15 اکتوبر کو پولیس اور ایک گینگ کے درمیان ہوئی گولی باری میں وہ مبینہ طور پر کراس فائر میں پھنس گئے تھے۔ اس میں وہ بری طرح زخمی ہو گئے تھے اور بعد میں ان کی موت ہو گئی تھی۔ ہفتہ (14 فروری) کو وجے کی لاش ممبئی کے راستے رانچی ایئرپورٹ پہنچی، جسے ریمس کے مردہ خانے میں رکھا گیا ہے لیکن اہل خانہ نے لاش لینے سے انکار کر دیا ہے۔ متوفی کے سالے رام پرساد مہتو کا کہنا ہے کہ جب تک کمپنی تحریری طور پر معاوضے کی بات واضح نہیں کرے گی تب تک وہ لاش نہیں لیں گے۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ وجے سے بہت پیار کرتے ہیں، لیکن ان کے پیچھے ان کی اہلیہ، 5 اور 3 سال کے 2 بیٹے اور بزرگ والدین ہیں، جن کا مستقبل بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اہل خانہ نے واضح طور پر کہا ہے کہ وہ لاش تبھی لیں گے جب کمپنی معاوضے کے متعلق تحریری طور پر یقین دہانی کرائے گی۔ متوفی کے سالے رام پرساد مہتو نے کہا کہ وہ واضح طور پر نہیں بتا رہے ہیں کہ کیا معاوضہ دیا جائے گا۔ اس یقین دہانی کے بغیر ہم لاش نہیں لیں گے۔ دوسری جانب جھارکھنڈ حکومت نے وجے کے اہل خانہ کو فوری طور پر 5 لاکھ روپے کی مالی مدد دینے کی پیشکش کی ہے۔ لیکن خاندان چاہتا ہے کہ آجر (ایمپلائر) بھی اپنی ذمہ داری طے کرے۔ ریاستی مائیگرنٹ کنٹرول سیل کی سربراہ شیکھا لاکڑا نے بتایا کہ معاملہ سعودی عرب کی عدالت میں چل رہا ہے۔ حتمی معاوضہ عدالت کے فیصلے پر منحصر ہو سکتا ہے۔ اس کے بعد ہی طے ہو پائے گا کہ متاثرہ خاندان کو کتنا معاوضہ ملے گا۔ فی الحال مقامی انتظامیہ اہل خانہ سے رابطے میں ہے، لیکن خاندان معاوضے پر واضح یقین دہانی ملنے تک لاش لینے کو تیار نہیں ہے۔ شیکھا لاکڑا کے مطابق سفارت خانے سے جانکاری ملنے کے بعد محکمہ نے لاش کو واپس بھیجنے میں مدد کی، لیکن ریاست کا کردار زیادہ تر غیر ملکی آجروں اور غیر ملکی دائرہ اختیار سے متعلق معاملات میں کوآرڈینیشن تک ہی محدود ہے۔

ہدایت کار روہت شیٹی فائرنگ کیس میں بڑی پیش رفت

راجستھان سے شوٹر گرفتار

ممبئی: بالی ووڈ کے معروف ہدایت کار روہت شیٹی کے گھر پر فائرنگ کے معاملے میں ممبئی کرائم برانچ کو بڑی کامیابی ملی ہے۔ برانچ نے راجستھان سے فائرنگ کرنے والے مرکزی شوٹر کو گرفتار کر لیا ہے۔ اس کارروائی کے ساتھ ہی کیس میں اب تک مجموعی طور پر 11 ملزمان کو حراست میں لیا جا چکا ہے۔ ممبئی کرائم برانچ کے مطابق شوٹر کے علاوہ مزید پانچ ملزمان کو بھی راجستھان اور اتر پردیش کے مختلف مقامات سے گرفتار کیا گیا۔ یہ تمام افراد واردات کے بعد روپوش ہو گئے تھے۔ پولیس نے جدید تکنیکی وسائل اور خفیہ اطلاعات کی مدد سے ملزمان تک رسائی حاصل کی۔ پولیس نے حال ہی میں ملزمان کے ساتھ جائے وقوعہ کا منظر دوبارہ ترتیب دیا اور اسکوٹی لانے کے راستوں کی جانچ کی۔ اطراف کے علاقوں کے سی سی ٹی وی کیمروں کی فوٹیج بھی دوبارہ کھنگالی گئی۔ ابتدائی تفتیش میں انکشاف ہوا تھا کہ ملزمان کو 40 ہزار روپے دیے گئے تھے، تاہم تازہ پوچھ گچھ میں 51 ہزار روپے ملنے کی بات سامنے آئی ہے، جس میں اسکوٹی کی خریداری بھی شامل تھی۔ اس سے قبل روہت شیٹی کے گھر پر فائرنگ کی ذمہ داری لارنس بشنوئی گینگ کے نام سے منسوب ایک شخص شبھم لونکر نے لی تھی اور ہدایت کار کو جان سے مارنے کی دھمکی بھی دی گئی تھی۔ ممبئی کرائم برانچ نے اداکار رنویر سنگھ کے منیجر کا بیان بھی درج کیا ہے، کیونکہ ایک دھمکی آمیز وائس کال میں روہت شیٹی کا نام لیا گیا تھا۔ کال میں کہا گیا تھا کہ یہ صرف شروعات ہے اور آگے مزید کارروائی ہو سکتی ہے۔ پولیس کے مطابق آڈیو کی صداقت کی جانچ کی جا رہی ہے اور پیغام بھیجنے والے کی لوکیشن کا بھی سراغ لگایا جا رہا ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ واقعے کے تمام پہلوؤں کا باریک بینی سے جائزہ لیا جا رہا ہے تاکہ اصل سازش کا پتہ چلایا جا سکے۔

مائیکروسافٹ کے بانی بل گیٹس پہنچے ہندوستان امراوتی میں ہوا پرتپاک استقبال

امراوتی (ایجنسیز) دنیا کے امیر ترین ارب پتیوں میں شامل مائیکروسافٹ کے شریک بانی اور گیٹس فاؤنڈیشن کے چیئرمین بل گیٹس ہندوستان کے دورے پر پہنچے ہیں۔ وہ پیر کو آندھرا پردیش کے امراوتی پہنچے۔ یہاں کے گنورم ایئرپورٹ پر ریاستی وزیر نارا لوکیش نے ان کا پھولوں کے ساتھ پرتپاک استقبال کیا۔ بتایا جا رہا ہے کہ ارب پتی بل گیٹس حیدرآباد میں ایک پروگرام میں شرکت کے لیے ہندوستان آئے ہیں اور وہ نئی دہلی میں آج سے شروع ہوئی 'انڈیا اے آئی امپیکٹ سمٹ 2026' میں بھی شرکت کر سکتے ہیں۔ خبروں کے مطابق آندھرا پردیش کے وجے واڑہ پہنچنے پر بل گیٹس کو موسم کی خرابی کے سبب کچھ وقت ہوا میں ہی گزارنا پڑا۔ بتایا جا رہا ہے کہ شدید کہرے کی وجہ سے بل گیٹس کے طیارے کو ہوائی اڈے پر اترنے کی اجازت کی نہیں ملی جس کی وجہ سے ان کے طیارے کو کچھ دیر ہوا میں ہی چکر کاٹنے پڑے۔ حالانکہ جیسے ہی ان کا طیارہ لینڈ ہوا تو ریاستی وزیر نارا لوکیش، ضلع کلکٹر، پولیس سپرنٹنڈنٹ اور کئی دیگر عوامی نمائندوں نے ان کا گرمجوشی سے استقبال کیا۔ بل گیٹس کے امراوتی پہنچنے پر آندھرا پردیش کے وزیر اور تیلگو دیشم پارٹی (ٹی ڈی پی) کے لیڈر نارا لوکیش نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر معلومات اور تصاویر شیئر کیں۔ نارا لوکیش کے ساتھ وزیر داخلہ انیتھا گارو، وزیر زراعت اچنائیڈو گارو اور وزیر صحت ستیہ کمار گارو بھی موجود تھے۔

لالو پرساد یادو اور رابڑی دیوی کو بڑی راحت

دہلی کی راؤز ایونیو کورٹ میں لینڈ فار جاب گھوٹالہ معاملے میں لالو پرساد یادو اور رابڑی دیوی پیر کو پیش ہوئے۔ عدالت نے اس دوران لالو خاندان پر عائد تمام الزامات کے متعلق معلومات فراہم کیں، جسے انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ لالو خاندان نے کہا کہ وہ مقدمے کا سامنے کریں گے۔ حالانکہ صحت کی خرابی کی بنیاد پر عدالت نے انہیں ذاتی طور پر پیشی سے چھوٹ بھی دے دی ہے۔ راؤز ایونیو کورٹ میں لالو پرساد یادو سے پوچھا گیا کہ کیا آپ الزامات کو قبول کرتے ہیں یا مقدمے کا سامنا کریں گے؟ انہوں نے الزامات کو قبول کرنے سے انکار کرتے ہوئے واضح لفظوں میں کہا کہ وہ مقدمہ لڑیں گے۔ واضح رہے کہ الزام طے کرتے وقت یہ ایک عمومی قانونی عمل ہے کہ جب عدالت باضابطہ طور پر الزامات کی تفصیل بتاتی ہے اور ملزمان سے اس بارے میں سوال کرتی ہے۔ راؤز ایونیو کورٹ نے لالو پرساد یادو اور رابڑی دیوی کو ذاتی طور پر پیشی سے چھوٹ دے دی ہے، جب تک کہ ذاتی طور پر پیشی کا کوئی آرڈر نہ ہو۔

کانگریس کا دہرادون میں حکومت کے خلاف زبردست احتجاج، امن و امان کی بگڑتی صورتحال اور ہلاکتوں پر حکومت کو گھیرا

دہرادون: اتراکھنڈ میں لا اینڈ آرڈر کی بگڑتی ہوئی صورتحال، مہنگائی اور بدعنوانی کے معاملے کو لے کر کانگریس ریاستی حکومت کو گھیر رہی ہے۔ پیر (16 فروری) کو دہرادون میں کانگریس نے حکومت کے خلاف زبردست احتجاج کرتے ہوئے راج بھون کی طرف مارچ کیا۔ اس دوران پوری ریاست سے سینئر لیڈران اور ہزاروں کارکنان نے راجدھانی دہرادون میں جمع ہو کر حکومت کے خلاف آواز اٹھائی۔ پارٹی نے ریاست میں جرائم، بے روزگاری، مہنگائی، لا اینڈ آرڈر، بدعنوانی، جنگلی جانوروں کے حملے، ہجرت، آفات سے متاثرہ لوگوں کو امداد اور معاوضہ، ناقص صحت کی خدمات اور کسانوں کو فصل کا نقصان ہونے پر معاوضہ نہ ملنے سمیت دیگر مسائل پر لوک بھون کا گھیراؤ کیا۔ کانگریس ریاستی صدر گنیش گودیال کی قیادت میں پریڈ میدان میں ہزاروں کارکنان جمع ہوئے اور حکومت کے خلاف جم کر نعرے بازی کی۔ کانگریس لیڈران نے 15 دنوں میں 5 قتل کے معاملے پر ریاستی حکومت کو گھیرنے کی کوشش کی۔ لیڈران نے وارننگ دی ہے کہ اگر ریاست میں لا اینڈ آرڈر میں بہتری نہیں آئی اور جرائم پر لگام نہیں لگا تو کانگریس آج سے بھی زیادہ شدید احتجاج کرے گی۔ دوسری جانب احتجاج کے پیش نظر انتظامیہ نے سیکورٹی کے پختہ انتظام کر رکھے تھے، لوک بھون کی جانب جانے والے روٹس پر بڑی تعداد میں پولیس اہلکار تعینات کیے گئے تھے۔ 4 سطحوں میں بیریکیڈنگ کی گئی تھی تاکہ مظاہرین کو آگے بڑھنے سے روکا جا سکے۔ لوک بھون کی طرف مارچ کے دوران مظاہرین اور پولیس کے درمیان تصادم بھی ہوا۔ اس دوران کانگریس کارکنان 2 بیریکیڈنگ پار کرنے میں کامیاب رہے، جس کی وجہ سے کچھ دیر تک حالات کشیدہ رہے۔ ساتھ ہی پولیس کو بھیڑ کو کنٹرول کرنے میں سخت مشقت کرنی پڑی۔

مدھیہ پردیش: دھار میں نس بندی کیمپ میں لاپرواہی، ایک ہی روز میں 180 خواتین کا آپریشن، کانگریس نے اٹھایا سوال

بھوپال (ایجنسیز) دھار ضلع کے باغ میں منعقدہ 'فیملی ویلفیئر نس بندی کیمپ' میں سنگین لاپرواہی کا معاملہ سامنے آنے کے بعد محکمہ صحت نے کارروائی تیز کر دی ہے۔ نس بندی کیمپ جمعہ (13 فروری) کو دھار ضلع کے باغ کمیونٹی ہیلتھ سینٹر میں منعقد ہوا تھا۔ جہاں سنگین لاپرواہی کا معاملہ سامنے آیا ہے، یہاں ایک ہی روز میں تقریباً 180 خواتین کے آپریشن کر دیے گئے۔ دعویٰ کیا گیا کہ ہر 2 منٹ میں ایک آپریشن کیا گیا اور اس کے بعد خواتین کو زمین پر لٹا دیا گیا۔ اس واقعہ کے بعد صحت کے نظام پر سوال کھڑے ہو گئے ہیں۔ واضح رہے کہ نس بندی کیمپ میں صرف ایک ڈاکٹر تھے اور اس نے ہر 2 منٹ میں ایک آپریشن کیا۔ آپریشن کے لیے بڑوانی سے پرائیویٹ ڈاکٹر بلایا گیا تھا۔ آپریشن کے بعد خواتین کو کھلے آسمان کے نیچے تیز دھوپ میں زمین پر ہی لٹا دیا گیا۔ یہ تمام خواتین گرمی سے بے حال اور درد سے تڑپتی نظر آئیں۔ یہ کیمپ قبائلی اکثریتی علاقے میں لگایا گیا تھا۔ صبح سے ہی قبائلی خواتین کیمپ میں پہنچنے لگی تھیں۔ کیمپ میں پینے کا پانی اور بیٹھنے کا بھی مناسب انتظام نہیں تھا۔ رپورٹس کے مطابق پرائیویٹ ڈاکٹر راکیش ڈار کے ذریعہ تیزی سے آپریشن کے عمل کو انجام دیا گیا تھا۔ اسپتال کے مینیجر بسنت اجنار نے دعویٰ کیا کہ وہ صرف 2 منٹ میں ایک نس بندی کر دیتے ہیں۔ اتنی تیزی سے کیے گئے آپریشن کے سیفٹی اور میڈیکل پروٹوکول پر بھی سنگین سوال کھڑے ہونے لگے ہیں۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ 180 سے زائد مریض کیمپ میں پہنچے اور بستروں کی کمی کی وجہ سے آپریشن کے بعد خواتین کو زمین پر ہی لٹانا پڑا۔ ان کا کہنا تھا کہ ڈاکٹر ماہر ہیں اور وقت کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ لیکن انتظام کی یہ کمی بذات خود صحت کے نظام کی تیاریوں پر بڑا سوال اٹھاتا ہے۔

زمبابوے کے بعد سری لنکا نے بھی آسٹریلیا کو دی شکست، کنگارو ٹیم کا ورلڈ کپ کا سفر ختم؟

کولمبو: ٹی-20 عالمی کپ کے ایک انتہائی اہم مقابلے میں آج سری لنکا نے آسٹریلیا کو شکست دے کر اس کے لیے سپر-8 کی راہیں انتہائی دشوار کر دی ہیں۔ اس جیت سے سری لنکا تو سپر-8 میں پہنچ گئی، ساتھ ہی زمبابوے کے لیے بھی سپر-8 میں جگہ بنانے کا راستہ آسان بنا دیا ہے۔ ایسا اس لیے، کیونکہ زمبابوے نے 2 میچوں میں 2 فتح کے ساتھ 4 پوائنٹس حاصل کیے ہیں اور اسے سری لنکا کے ساتھ ساتھ آئرلینڈ سے میچ کھیلنا باقی ہے۔ ایک فتح اسے سپر-8 میں پہنچا دے گی۔ دوسری طرف آسٹریلیا کے 3 میچوں میں محض 2 پوائنٹس ہیں۔ آسٹریلیائی ٹیم سپر-8 میں تبھی پہنچ سکتی ہے جب زمبابوے اپنے دونوں میچ ہار جائے اور آسٹریلیا آخری میچ میں عمان کو ہرانے کے ساتھ ساتھ اپنے بہتر رَن ریٹ کا بھی خیال رکھے۔ آج پلیکیلے میں کھیلے گئے سری لنکا اور آسٹریلیا کے میچ پر ہر کسی کی نظر تھی۔ میزبان سری لنکا تو پہلے ہی لگاتار 2 فتح کے ساتھ پوائنٹس ٹیبل میں پہلے مقام پر تھی، لیکن آسٹریلیا کے لیے یہ مقابلہ انتہائی اہم تھا۔ اپنے پچھلے میچ میں زمبابوے کے ہاتھوں ملی حیرت انگیز شکست کے سبب آسٹریلیا کو ہر حال میں یہاں جیت درج کرنے کی ضرورت تھی۔ آج آسٹریلیائی ٹیم میں کپتان مشیل مارش کی واپسی بھی ہوئی تھی، لیکن ٹیم کی قسمت نہیں بدل سکی۔ سری لنکا کے سلامی بلے باز پتھم نسانکا کی دھماکہ خیز سنچری نے آسٹریلیا کی امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ نسانکا اس عالمی کپ میں سنچری بنانے والے پہلے بلے باز بنے اور 182 رنوں کے ہدف کو سری لنکا نے محض 18 اوورس میں 2 وکٹ کے نقصان پر حاصل کر لیا۔

بالی ووڈ اداکارہ ایشا پٹیل کی مشکلات میں اضافہ، مراد آباد کورٹ نے جاری کیا غیر ضمانتی وارنٹ

مراد آباد: (ایجنسیز) بالی ووڈ اداکارہ ایشا پٹیل کے خلاف اتر پردیش کی مراد آباد کورٹ نے غیر ضمانتی وارنٹ جاری کیا ہے۔ یہ معاملہ 2017 کا ہے جس میں اداکارہ پر دھوکہ دہی کا الزام ہے۔ عدالت کے حکم کے بعد بھی ایشا پٹیل پیش نہیں ہو رہی ہیں، جس کے بعد عدالت نے سخت موقف اختیار کرتے ہوئے اداکارہ کے خلاف غیر ضمانتی وارنٹ جاری کر دیا ہے۔ غیر ضمانتی وارنٹ جاری کرنے کے ساتھ ہی عدالت نے 27 مارچ کو اداکارہ کو پیش ہونے کا حکم دیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق 2017 میں ایک شادی میں پرفارمنس کے لیے ایشا پٹیل نے 14 لاکھ 50 ہزار روپے لیے تھے۔

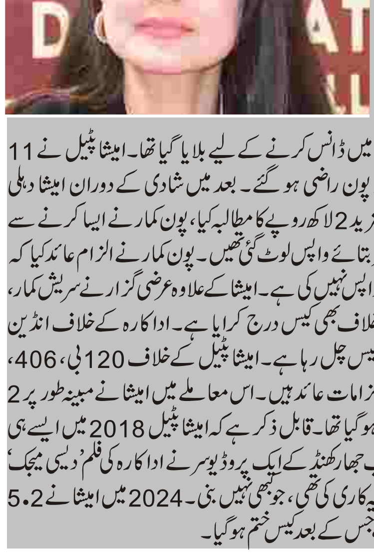

لیکن رقم لینے کے باوجود وہ پروگرام میں نہیں پہنچی تھی۔ اس معاملے میں ایشا پٹیل کے خلاف مراد آباد کے رہنے والے پون کمار ورما نے کیس درج کرایا تھا۔ پون ڈریم وژن کے نام سے ایونٹ مینجمنٹ کمپنی کے مالک ہیں۔ عرضی گزار پون کے مطابق ایشا پٹیل کو اتر پردیش کے مراد آباد میں ہونے والی ایک شادی میں ڈانس کرنے کے لیے بلایا گیا تھا۔ ایشا پٹیل نے 11 لاکھ روپے ایڈوانس مانگے، جس پر پون راضی ہو گئے۔ بعد میں شادی کے دوران ایشا دہلی پہنچیں اور منزل تک پہنچنے کے لیے مزید 2 لاکھ روپے کا مطالبہ کیا، پون کمار نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد اداکارہ بغیر بتائے واپس لوٹ گئی تھیں۔ پون کمار نے الزام عائد کیا کہ ایشا پٹیل نے 11 لاکھ روپے کی رقم واپس نہیں کی ہے۔ ایشا کے علاوہ عرضی گزار نے سریش کمار، راجکمار گوسوامی اور احمد شریف کے خلاف بھی کیس درج کرایا ہے۔ اداکارہ کے خلاف انڈین پینل کوڈ کی مختلف دفعات کے تحت کیس چل رہا ہے۔ ایشا پٹیل کے خلاف 120 بی، 406، 504، 420 اور 506 کے تحت الزامات عائد ہیں۔ اس معاملے میں ایشا نے مبینہ طور پر 2 لاکھ روپے کا چیک دیا تھا جو باؤنس ہو گیا تھا۔ قابل ذکر ہے کہ ایشا پٹیل 2018 میں ایسے ہی ایک اور معاملے میں شامل تھیں، جب جھارکھنڈ کے ایک پروڈیوسر نے اداکارہ کی فلم 'دیسی میجک' کے لیے 5.2 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کی تھی، جو کبھی نہیں بنی۔ 2024 میں ایشا نے 5.2 کروڑ روپے کی مکمل رقم ادا کر دی تھی، جس کے بعد کیس ختم ہو گیا۔

اے ایم پی کی دو روزہ انٹرنیشنل زکوٰۃ کانفرنس 2026

اجتماعی شفاف اور ٹیکنالوجی پر مبنی زکوٰۃ نظام کے مطالبے کیساتھ اختتام پذیر

علی گڑھ، 1514 فروری (ایجنسیز) اسوسیشن اف مسلم پروفیشنلز (اے ایم پی) کی جانب سے منعقدہ دو روزہ انٹرنیشنل زکوٰۃ کانفرنس 2026 کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ کانفرنس میں پائیدار سماجی بااختیاری کے لیے اجتماعی، شفاف اور ٹیکنالوجی پر مبنی زکوٰۃ نظام قائم کرنے پر زور دیا گیا۔ اے ایم یو ٹیچرز اسوسیشن کانفرنس ہال، اے ایم یو، علی گڑھ میں شاندار افتتاحی اجلاس کے بعد مختلف موضوعاتی نشستوں میں موجودہ چیلنجز، ٹیکنالوجی کے استعمال، عالمی ماڈلز اور منظم زکوٰۃ نظام کے مستقبل کے لائحہ عمل پر تفصیلی گفتگو ہوئی۔

زکوٰۃ کے موجودہ چیلنجز: ڈاکٹر کوثر کنین کی میزبانی میں ہونے والے سیشن میں "آج کے ہندوستان میں زکوٰۃ: مسائل اور خلا" پر گفتگو ہوئی۔ مقررین نے زکوٰۃ کے حساب اور تقسیم میں پائی جانے والی غلط فہمیوں کی نشاندہی کی اور سوال اٹھایا کہ بڑی مقدار میں زکوٰۃ جمع ہونے کے باوجود غربت کیوں باقی ہے۔

پروفیسر محمد راشد نے غربت میں کمی سے آگے بڑھ کر غربت کے خاتمے کی ضرورت پر زور دیا اور منظم ادارہ جاتی نظام اپنانے کی اپیل کی۔

ٹیکنالوجی، شفافیت اور جدید زکوٰۃ: اس نشست میں ڈیجیٹل تبدیلی، اے آئی کے ذریعے مستحقین کی نشاندہی، بلاک چین پر مبنی حساب اور اثرات کی پیمائش پر گفتگو ہوئی۔ ماہرین نے کہا کہ مستقبل کا زکوٰۃ نظام شریعت کی پابندی کے ساتھ ڈیٹا پر مبنی جوابدہی پر قائم ہونا چاہیے۔

اختتام پر انجینئر مجتبیٰ خان نے کہا کہ زکوٰۃ کی کامیابی کا معیار صرف تقسیم کی تعداد نہیں بلکہ اس کے حقیقی اثرات ہونے چاہئیں۔

راحت سے بااختیاری تک: اس سیشن میں قلیل مدتی امداد سے آگے بڑھ کر تعلیم، روزگار، وقف کے انضمام، مائیکروفنانس اور کمیونٹی کی بحالی کے ماڈلز پر زور دیا گیا۔ مقررین نے کہا کہ زکوٰۃ کو حکمتِ عملی کے تحت ہنرمندی، اعلیٰ تعلیم اور پائیدار روزگار کے لیے استعمال کرنا ضروری ہے۔

عالمی تجربات اور رہنمائی: اس نشست میں بین الاقوامی سطح پر زکوٰۃ کے کامیاب ماڈلز پر روشنی ڈالی گئی۔ ملائیشیا کے GlobalSadaqah کے شریک بانی، مسٹر زاہد متین نے کہا: "ٹیکنالوجی نے دینے کے عمل کو آسان اور عوامی بنا دیا ہے۔ جب شفافیت اور اعتماد بڑھتا ہے تو شرکت بھی بڑھتی ہے۔" مولانا سلیم برجیس ندوی نے خلیجی ممالک کے منظم زکوٰۃ نظام اور مرکزی جمع آوری کے طریقوں پر روشنی ڈالی۔ برطانیہ سے ڈاکٹر عدنان صلاح الدین نے کہا: "اگر زکوٰۃ کو مؤثر بنانا ہے تو منظم نظام، قوانین کی پابندی اور واضح نتائج ضروری ہیں۔ زکوٰۃ کو غیر رسمی خیرات سے باقاعدہ سماجی مالیاتی نظام کی طرف لے جانا ہوگا۔"

اجتماعی زکوٰۃ: آگے کا راستہ: آخری نشست میں اجتماعی زکوٰۃ کے نظام پر زور دیا گیا۔ مولانا خالد رشید فرنگی محلی، چیئرمین انڈیا اسلامک سینٹر، لکھنؤ نے کہا: "انفرادی زکوٰۃ کا اپنا ثواب ہے، لیکن اجتماعی زکوٰۃ کا اثر زیادہ وسیع ہوتا ہے۔ اگر ہم حقیقی تبدیلی چاہتے ہیں تو منظم اور جوابدہ نظام اپنانا ہوگا۔"

اے ایم پی کا وژن اور روڈ میپ: کانفرنس کا خلاصہ پیش کرتے ہوئے عامر ادریسی نے کہا: "زکوٰۃ محض ایک مذہبی فریضہ نہیں بلکہ ایک خدائی معاشی نظام ہے۔ ہمارا مقصد ایک شفاف، وسعت پذیر اور ٹیکنالوجی پر مبنی زکوٰۃ نظام قائم کرنا ہے جو خاندانوں کو باوقار بنائے۔ ہم قلیل مدتی امداد سے آگے بڑھ کر منظم قومی تعمیر کی طرف بڑھنا چاہتے ہیں۔" انہوں نے IndiaZakat کو ایک متحد، شفاف اور اثر انگیز پلیٹ فارم کے طور پر مضبوط بنانے پر زور دیا، جو AMP کے 25 سالہ روڈ میپ سے ہم آہنگ ہے۔ دو روزہ کانفرنس اس عزم کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی کہ اجتماعی زکوٰۃ نظام کو مضبوط کیا جائے گا، ٹیکنالوجی سے شفافیت بڑھائی جائے گی، قلیل مدتی امداد سے آگے بڑھ کر بااختیاری پر توجہ دی جائے گی، عالمی تجربات سے سیکھا جائے گا اور قومی و بین الاقوامی اشتراک کو فروغ دیا جائے گا۔ یہ کانفرنس ہندوستان میں منظم، بااثر اور کمیونٹی پر مبنی زکوٰۃ نظام کی جانب ایک اہم قدم ثابت ہوئی۔

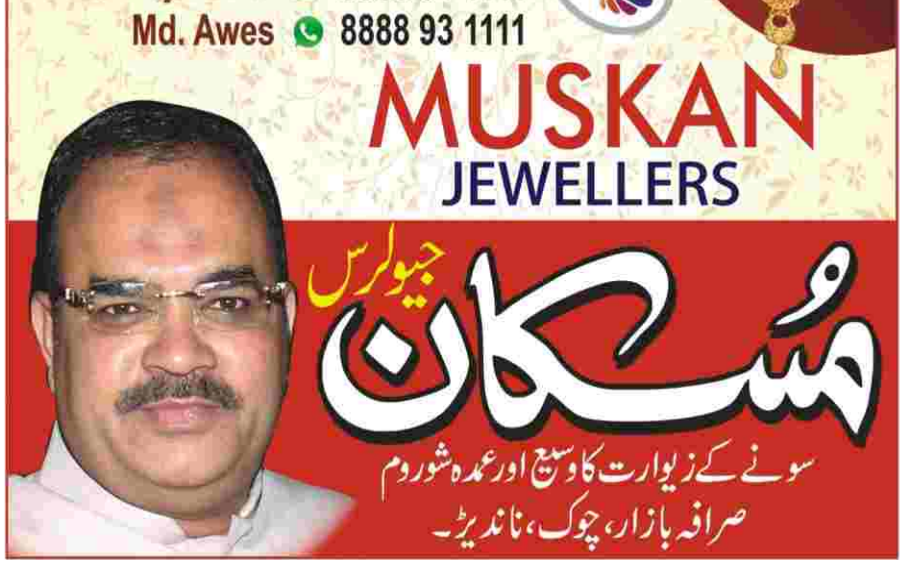

روزنامہ
ورقِ تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
17 Feb. 2026

ورقِ تازہ

ادا ریہ — 17 Feb. 2026

پارلیمانی وقار کا سوال

ہندوستان کی پارلیمانی تاریخ میں ایوانِ زیریں یعنی لوک سبھا کو جمہوریت کا وہ معتبر ترین منصب مانا جاتا ہے جہاں دستور کی بالادستی اور روایات کا احترام اولین ترجیح ہوتی ہے۔ تاہم، کانگریس کے رکن پارلیمنٹ منیکم ٹیگور کی جانب سے لوک سبھا کے ڈپٹی اسپیکر کا عہدہ گزشتہ سات سالوں سے خالی رہنے پر اٹھائے گئے سوالات نے ایک سنگین آئینی بحث چھیڑ دی ہے۔ یہ معاملہ محض ایک انتظامی تاخیر نہیں ہے، بلکہ اسے پارلیمانی جمہوریت کے بنیادی ڈھانچے اور آئین کے آرٹیکل 93 کی روح پر ایک ضرب کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ ایک ایسے وقت میں جب موجودہ اسپیکر اوم برلا کے خلاف تحریکِ عدم اعتماد پیش ہو چکی ہے، ڈپٹی اسپیکر کی عدم موجودگی ایوان کے توازن اور غیر جانبداری پر کئی سوالیہ نشانات کھڑے کرتی ہے۔ دستورِ ہند کا آرٹیکل 93 واضح طور پر یہ تقاضا کرتا ہے کہ ایوان جتنا جلد ممکن ہو اپنے دو ارکان کو اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کے طور پر منتخب کرے۔ پارلیمانی روایات کے مطابق، ڈپٹی اسپیکر کا منصب عام طور پر حزبِ مخالف (اپوزیشن) کو دیا جاتا ہے تاکہ ایوان کی کارروائی میں توازن اور شفافیت برقرار رہے۔ سات سالوں تک اس عہدے کو پر نہ کرنا نہ صرف اس جمہوری روایت کی خلاف ورزی ہے بلکہ یہ اپوزیشن کو اس کے جائز آئینی مقام سے محروم رکھنے کی ایک کوشش بھی معلوم ہوتی ہے۔ جب ایوان کے سربراہ (اسپیکر) کے خلاف ہی عدم اعتماد کی تحریک زیرِ غور ہو، تو ایک غیر جانبدار ڈپٹی اسپیکر کی موجودگی کارروائی کو شکوک و شبہات سے بالاتر رکھنے کے لیے ناگزیر ہوتی ہے۔

آئینی اعتبار سے دیکھا جائے تو اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کی عدم موجودگی میں صدرِ جمہوریہ کسی رکن کو "پروٹیم اسپیکر" مقرر کر سکتے ہیں یا رول 9 کے تحت "پینل آف چیئر پرسن" کا کوئی رکن صدارت کر سکتا ہے۔ لیکن یہ انتظامات عارضی نوعیت کے ہوتے ہیں اور یہ مستقل ڈپٹی اسپیکر کا متبادل نہیں ہو سکتے۔ 9 مارچ کو جب اسپیکر اوم برلا کے خلاف تحریکِ عدم اعتماد پر بحث ہوگی، تو ایوان کی صدارت کا معاملہ انتہائی حساس ہوگا۔ کیا ایک عارضی انتظام اس اہم اور تاریخی بحث کے دوران وہ غیر جانبداری برقرار رکھ پائے گا جو ایک منتخب ڈپٹی اسپیکر سے متوقع ہوتی ہے؟ اپوزیشن کا یہ الزام کہ حکومت احتساب کے خوف سے آئینی عہدوں کو خالی رکھ رہی ہے، اس صورتحال میں وزن پکڑتا دکھائی دیتا ہے۔ تعریف کے قابل پہلو یہ ہے کہ ہندوستان کے آئین نے ہر ممکنہ بحران کا حل پیش کیا ہے، چاہے وہ دفعہ 95(2) کے تحت پروٹیم اسپیکر کا تقرر ہو یا پینل آف چیئر پرسن کی تشکیل۔ لیکن تنقیدی نکتہ یہ ہے کہ تکنیکی انتظامات کو مستقل پالیسی بنانا جمہوریت کے لیے نیک فال نہیں ہے۔ جمہوریت کسی ایک فرد یا جماعت کی مرضی سے نہیں بلکہ اداروں کی مضبوطی سے چلتی ہے۔ اپوزیشن کو دبانے یا نظرانداز کرنے کے لیے آئینی خلا پیدا کرنا بہتر حکمرانی کے دعووں کی نفی کرتا ہے اور ایوان کے وقار کو مجروح کرتا ہے۔

اصلاح کا راستہ یہی ہے کہ حکومت پارلیمانی روایات کا احترام کرتے ہوئے فوری طور پر ڈپٹی اسپیکر کے انتخاب کا عمل شروع کرے۔ بجٹ اجلاس کے دوسرے مرحلے میں، جہاں اسپیکر کے خلاف تحریکِ عدم اعتماد پر فیصلہ ہونا ہے، ایوان کو ایک ایسے منصف کی ضرورت ہے جو فریقین کے اعتماد پر پورا اتر سکے۔ پارلیمنٹ کی بالادستی اسی صورت میں برقرار رہ سکتی ہے جب آئین کے ہر آرٹیکل کی روح کے مطابق عمل کیا جائے اور ایوان میں توازن کو یقینی بنایا جائے۔ پارلیمانی جمہوریت میں خلاء کے لیے کوئی جگہ نہیں ہونی چاہیے۔ ڈپٹی اسپیکر کا عہدہ صرف ایک کرسی نہیں بلکہ اپوزیشن کی نمائندگی اور جمہوری توازن کی علامت ہے۔ اگر ہم نے آج ان آئینی عہدوں کی اہمیت کو نظرانداز کیا، تو مستقبل میں پارلیمانی جوابدہی کا تصور محض ایک خواب بن کر رہ جائے گا۔ 9 مارچ کی بحث صرف ایک اسپیکر کے خلاف نہیں بلکہ ہماری جمہوری روایات کے مستقبل کا فیصلہ بھی کرے گی۔

رمضان نیکیوں کا موسمِ بہار

ازقلم:۔ صباء فردوس بنتِ ناظر چاؤس
(صدرِ جی آئی او ہنگولی)

منور نورِ ایماں سے یہ کر دیتا ہے سینوں کو
خدائے پاک و برتر کی عبادت کا مہینہ ہے
عبادت میں کرو کثرت ثوابوں میں بھی کثرت ہے
کرو یاد خدا ہر دم ریاضت کا مہینہ ہے

ماہِ رمضان کی آمد آمد ہے۔ فضا میں ایک روح پرور سرگوشی سی گونجنے لگی ہے، دلوں کے دریچوں پر نور کی دستک سنائی دے رہی ہے، اور اہلِ ایمان کی نگاہیں افقِ اُمید پر مرکوز ہیں۔ ربِ کریم کے بے پایاں فضل و کرم سے ہمیں ایک بار پھر اس بابرکت مہینے کا استقبال نصیب ہو رہا ہے انشاءاللہ۔ وہ مہینہ جو عارضی اور ناپائیدار زندگی کے اس مختصر سفر میں ہمارے لیے اصلاحِ باطن، تجدیدِ ایمان اور حصولِ مغفرت کا سنہرا موقع لے کر آتا ہے۔ رمضان المبارک اسلامی سال کا ایک عظیم اور جلیل القدر مہینہ ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اسے شہرِ عظیم اور شہرِ مبارک کہا ہے۔ یعنی بڑی عظمت والا مہینہ اور بڑی برکت والا مہینہ! نہ ہم اس ماہ کی عظمت کی بلندیوں کا تصور کر سکتے ہیں، نہ ہماری زبان اس کی ساری برکتیں بیان کر سکتی ہے۔ رمضان المبارک یہ ایام معدودات ہے نیکیوں کا موسمِ بہار ہے۔ جس طرح بہار کی آمد سے سوکھی شاخوں پر نئی کونپلیں پھوٹتی ہیں، ویسے ہی رمضان کی ساعتیں مردہ دلوں کو حیاتِ نو عطا کرتی ہیں۔ اس مہینے میں عبادت کا ذوق بڑھ جاتا ہے، سجدوں کی لذت دوچند ہو جاتی ہے، اور آنکھوں سے بہنے والے آنسو توبہ کے موتی بن کر انسان کے مقدر کو روشن کرنے لگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس ماہِ مقدس میں نیکی کا اجر کئی گنا بڑھا دیتا ہے، اور بندۂ مومن اپنے رب کی رضا کے حصول کے لیے پہلے سے زیادہ مستعد اور آمادہ ہو جاتا ہے۔ رمضان المبارک اللہ تعالیٰ کی اُن بے شمار نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت ہے جو اس نے اُمتِ مسلمہ پر خصوصی فضل کے طور پر عطا فرمائی۔ یہ مہینہ محض عبادات کا مجموعہ نہیں، بلکہ تاریخِ اسلام کی درخشاں ساعتوں، آسمانی ہدایت اور روحانی انقلاب کا عنوان ہے۔ اسی ماہِ مقدس میں قرآنِ مجید نازل ہوا۔ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ رمضان وہ مہینہ ہے، جس میں قرآن نازل کیا گیا جو انسانوں کے لیے سراسر ہدایت ہے اور ایسی واضح تعلیمات پر ہے، جو راہِ راست دکھانے والی اور حق و باطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہے۔ (سورۃ البقرۃ آیت نمبر 185).. یہ وہ کتاب جو ہدایت بھی ہے، فرقان بھی.. رحمت بھی ہے، نور بھی اور دلوں کے امراض کے لیے شفا بھی۔ جب یہ کتاب نازل ہوئی تو اس نے جہالت کی تاریکیوں کو چاک کر دیا، انسان کو اس کی اصل پہچان عطا کی اور حق و باطل کے درمیان واضح خطِ امتیاز کھینچ دیا۔ یہی وہ ماہ ہے جس میں بدر کا وہ تاریخی دن یومُ الفرقان نصیب ہوا، جب قلیل اہلِ ایمان نے کثیر باطل قوتوں پر غلبہ پایا۔ وہ دن اس بات کا اعلان تھا کہ کامیابی عددی اکثریت سے نہیں، بلکہ ایمان، یقین اور اخلاص سے حاصل ہوتی ہے۔ جنہیں ہلاک ہونا تھا وہ دلیل روشن کے ساتھ ہلاک ہوئے، اور جنہیں زندہ رہنا تھا وہ دلیل روشن کے ساتھ زندہ رہے۔ اسی ماہِ مبارک میں یومُ الفتح بھی طلوع ہوا، فتحِ مکہ کا وہ درخشاں باب، جس میں بغیر خونریزی کے اس شہر کی کنجیاں اہلِ ایمان کے سپرد کر دی گئیں جو امّ القریٰ ہے، مرکزِ انسانیت ہے، بیت اللہ کا امین ہے، اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بندگی و وفاداری کی لازوال روایتوں کا امین ہے۔ یہ وہی شہر تھا جہاں سے محمد رسول اللہ ﷺ کی دعوت اٹھی اور جہاں سے توحید کا پیغام پوری دنیا میں پھیلا۔ یوں رمضان صرف روحانی ریاضت کا مہینہ نہیں، بلکہ عزم، استقلال اور نصرتِ الٰہی کی تاریخ بھی ہے۔ یہ ہمیں سکھاتا ہے کہ اُمت کی سربلندی کا راز محض جذبات میں نہیں، بلکہ جدوجہد میں پوشیدہ ہے، بی ایسی جدوجہد جو سب سے پہلے دلوں کو فتح کرے، پھر تہذیب و فکر کے میدان میں غلبہ حاصل کرے، اور اس کے ساتھ ساتھ نفس کی اصلاح کا محاذ بھی گرم رکھے۔ جہاد کا سب سے پہلا مرحلہ اپنے نفس کے خلاف جدوجہد ہے۔ خواہشات کو قابو میں لانا، انا کو مغلوب کرنا، اور اپنے باطن کو تقویٰ سے آراستہ کرنا ہی وہ بنیاد ہے جس پر اجتماعی عظمت کی عمارت کھڑی ہوتی ہے۔ رمضان ہمیں انفرادی تقویٰ بھی عطا کرتا ہے اور اجتماعی تقویٰ کا شعور بھی۔ خلوتوں میں نالۂ نیم شبی، آہِ سحرگاہی اور اشکوں سے وضو ہی اور جلوتوں میں صداقت، دیانت، امانت، عدالت، شجاعت، اخوت اور حقوقِ انسانی کا احترام ہی یہی وہ جامع طرزِ زندگی ہے جس کی تربیت رمضان کرتا ہے۔ اگر خلوتیں عبادت سے روشن ہوں مگر جلوتیں ظلم و ناانصافی سے آلودہ ہوں تو یہ رمضان کی روح سے ناآشنائی ہے۔ اسی طرح اگر زبان پر تلاوت ہو مگر کردار میں قرآن نہ ہو تو یہ روحِ رمضان سے دوری ہے۔ رمضان دراصل علم و عمل کا سنگم ہے۔ یہ ہمیں صرف پڑھنے کا نہیں، بلکہ جینے کا سلیقہ سکھاتا ہے۔ یہ ہمیں بتاتا ہے کہ قرآن کو صرف ہونٹوں تک محدود نہ رکھو، بلکہ اسے اپنی معیشت، سیاست، معاشرت اور اخلاق کا محور بنا لو۔ رمضان علم و عمل کا وہ بابرکت راستہ ہے جس کے ذریعے فرد بھی سنور سکتا ہے اور قوم بھی۔ یہ مہینہ ہمیں دعوت دیتا ہے کہ ہم اپنی خلوتوں کو بھی سنواریں اور جلوتوں کو بھی، اپنے دلوں کو بھی پاک کریں اور اپنے معاشرے کو بھی۔ اگر ہم نے اس مہینے کی روح کو سمجھ لیا تو یہی رمضان ہمارے لیے ایک نئے عہد کا آغاز بن سکتا ہے۔ اگر اس ماہ مبارک کو اصول دین کے مطابق کامل شعور، جذبہ اخلاص اور حبیب خدا کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق گزارنے کی کوشش کی جائے تو یقینا آدمی کی زندگی میں یہ ایک مہینہ انقلاب لانے کے لیے کافی ہے۔ رمضان المبارک کے حسنات و برکات کا انسانی زندگی پر جو اثر مرتب ہوتا ہے، وہ من جانب اللہ ہے، کیوں کہ پورے مہینہ کی عبادت کا نام ہی رمضان ہے۔ اس ماہ کی ہر گھڑی میں فیض و برکت کا اتنا خزانہ پوشیدہ ہے کہ نفل اعمال صالحہ، فرض اعمال صالحہ کے درجے کو پہنچ جاتے ہیں اور فرائض ستر گنا زیادہ وزنی اور بلند ہو جاتے ہیں۔ (بیہقی سلمان الفارسی) رمضان آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور رحمتوں کی بارش تو ہوتی ہے، جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور نیکی کے راستوں پر چلنے کی سہولت اور توفیق عام ہو جاتی ہے، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور روزہ بدی کے راستوں کی رکاوٹ بن جاتا ہے، شیطانوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے اور برائی پھیلانے کے مواقع کم سے کم ہو جاتے ہیں۔ (بخاری مسلم: ابوہریرہ)۔ پس بشارت دی ہے نبی کریم نے اس شخص کو جو رمضان المبارک میں روزے رکھے کہ اس کے سارے اگلے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے اور اس شخص کو جو راتوں میں نماز کے لیے کھڑا ہے کہ اس کے بھی گناہ بخش دیے جائیں گے اور وہ، جو شب قدر میں قیام کرے، اس کے بھی۔ بس شرط یہ ہے کہ وہ اپنے رب کی باتوں اور وعدوں کو سچا جانے، اپنے عہد بندگی کو وفاداری بہ شرط استواری کے ساتھ نبھائے، اور خود آگہی و خود احتسابی سے غافل نہ ہو۔ (بخاری مسلم :ابوہریرہ)۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر روزے فرض کر دیے گئے، جس طرح تم سے پہلے انبیا کے پیرووں پر فرض کیے گئے تھے۔ اس سے توقع ہے کہ تم میں تقویٰ کی صفت پیدا ہوگی۔ (سورۃ البقرۃ آیت نمبر 183) گویا رمضان کا مقصد محض بھوک و پیاس نہیں بلکہ تقویٰ کا حصول ہے۔ سوال یہ ہے کہ ہم اس مقصد کو کیسے حاصل کریں؟ ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ سب سے پہلے نیت اور ارادہ کو درست کرنا لازم ہے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے" (صحیح بخاری)۔ رمضان المبارک کے استقبال کے لیے سب سے پہلا کام آپ کو یہی کرنا چاہیے کہ کے مقام اس کے پایا اس سے لیا اور ای کامات اور بار کیا آپ رمضان کے مقام، اس کے پیغام، اس کے مقصد اور اس کی عظمت و برکت کے احساس کو تازہ کریں۔ اس بات کی نیت کریں کہ اس مہینے میں آپ جن معمولات اور عبادات کا اہتمام کریں گے ان سے آپ اپنے اندر وہ تقویٰ پیدا کرنے کی کوشش کریں گے، جو روزہ کا حاصل ہے اور آپ کو اللہ تعالیٰ کے دین کے تقاضوں اور قرآن مجید کے مشن کو پورا کرنے کے قابل بنا سکے۔ اس کے بعد قرآن مجید سے مضبوط تعلق قائم کیا جائے تیسری چیز اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنے کی خصوصی کوشش ہے۔ روزہ کا مقصد تقویٰ پیدا کرنا ہے اور رمضان المبارک کا مہینہ تقویٰ کی افزائش کا موسم بہار ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنے کی خصوصی کوشش کرنا ضروری۔ رمضان نیکی کی جستجو کا موسم ہے۔ ہر خیر کے کام میں سبقت لے جانا صلہ رحمی کرنا اور حسنِ اخلاق اپنانا اسی جستجو کا حصہ ہے۔ ہر لحہ، ہر قسم کی نیکی کی طلب اور جستجو تو مومن کی فطرت کا جز ہونا چاہیے، لیکن رمضان کے مہینے میں اس معاملے میں بھی خصوصی توجہ اور کوشش ضروری ہے۔ اس لیے کہ یہ وہ مہینہ ہے، جس میں آپ جس نیکی سے بھی خدا کا قرب تلاش کریں، اس کا ثواب فرض کے برابر ہو جاتا ہے بیہقی : سلمان الفارسی) اس سے بڑی خوش خبری اور کیا ہو سکتی ہے؟ اسی طرح قیام اللیل (تراویح و تہجد) کا اہتمام کیا جائے، کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا: "جس نے ایمان اور احتساب کے ساتھ رمضان میں قیام کیا، اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں" (صحیح مسلم) رات کا قیام اور تلاوت قرآن، اپنا احتساب اور استغفار، تقویٰ کے حصول کے لیے بہت ضروری اور انتہائی کارگر نسخہ ہے۔ یہ متقین کی صفت اور علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: متقین وہ ہیں، جو رات کو کم سوتے ہیں اور سحر کے وقت استغفار رتے ہیں اور سحر کے وقت استغفار کرتے ہیں۔ (الذاریت :۱۸) ذکر و دعا کو معمول بنایا جائے، کیونکہ روزہ دار کی دعا رد نہیں کی جاتی۔ رمضان میں دل کی گہرائی سے مانگی گئی ایک سچی دعا تقدیر بدل سکتی ہے۔ خصوصاً آخری عشرے میں شبِ قدر کی تلاش کی جائے، جس کے بارے میں قرآن کہتا ہے: "لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ" (القدر: 3) شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اسی عشرے میں اعتکاف سنتِ نبوی ﷺ ہے، جس کے ذریعے بندہ دنیا سے کٹ کر مکمل طور پر اپنے رب کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ رمضان انفاق اور سخاوت کا مہینہ بھی ہے۔ آپ ﷺ رمضان میں سب سے زیادہ سخی ہو جایا کرتے تھے (صحیح بخاری)۔ لہٰذا انفاق فی سبیل اللہ، زکوٰۃ و صدقات کی ادائیگی اور ضرورت مندوں کی مدد کو اپنی ترجیح بنائیں۔ کسی روزہ دار کو افطار کرانا بھی عظیم اجر کا باعث ہے۔ اسی طرح انسانوں کی خدمت اور مدد کو عبادت سمجھیں، کیونکہ مخلوق کی خدمت خالق کی رضا کا ذریعہ ہے۔ آخر میں، رمضان ہمیں صرف اپنی ذات کی اصلاح نہیں سکھاتا بلکہ دوسروں تک خیر پہنچانے کی ذمہ داری بھی دیتا ہے۔ دعوت الی القرآن ہمارا فریضہ ہے۔ لوگوں کو قرآن کی طرف بلانا، اس کا پیغام عام کرنا، اور اپنے عمل سے اس کی تصویر بن جانا ہی اصل دعوت ہے۔ پس رمضان کا حقیقی استقبال یہی ہے کہ ہم نیت کو خالص کریں، قرآن سے جڑ جائیں، گناہوں سے بچیں، نیکیوں میں سبقت کریں، قیام و دعا سے دل کو روشن کریں، شب قدر کو پائیں، انفاق کریں، انسانیت کی خدمت کریں اور قرآن کی دعوت کو عام کریں۔ اگر ہم نے یہ لائحہ عمل اپنا لیا تو یہی رمضان ہماری زندگی کا نقطۂ انقلاب بن سکتا ہے اور ہماری دنیا و آخرت سنوار سکتا ہے۔ رمضان المبارک کے ان خزانوں میں سے آپ کو کیا کچھ ملے گا؟ زمین کی طرح آپ کے دل نرم اور آنکھیں نم ہوں گی، آپ ایمان کا بیج اپنے اندر ڈالیں گے اور اپنی صلاحیت و استعداد کی حفاظت کریں گے، تو بیج پودا بنے گا اور پودا درخت، درخت اعمال صالحہ کے پھل پھول اور پتیوں سے لہلہا اٹھیں گے اور آپ ابدی بادشاہت کی فصل کاٹیں گے۔ کسان کی طرح آپ محنت اور عمل کریں گے تو جنت کے انعامات کی فصل تیار ہوگی اور جتنی محنت کریں گے اتنی ہی اچھی فصل ہوگی۔ دل پتھر کی طرح سخت ہوں گے اور آپ غافل کسان کی طرح سوتے پڑے رہ جائیں گے، تو روزوں، تراویح اور رحمت و برکت کا سارا پانی بہہ جائے گا اور آپ کے ہاتھ کچھ بھی نہ آئے گا۔ ت ایسا نہ کیجیے کہ رمضان کا پورا مہینہ گزر جائے، رحمتوں اور برکتوں کے ڈول کے ڈول انڈ لے جاتے رہیں اور آپ اتنے بدنصیب ہوں کہ آپ کی جھولی خالی رہ جائے۔ کچھ کرنے طرح یاد رکھیے: کے لیے اور اپنے حصے کی رحمتیں لوٹنے کے لیے کمر کس لیے اور نبی کریم ہی کی اس تنبیہ کو اچھی طرح یاد رکھیے" کتنے روزہ دار ہیں، جن کو اپنے روزوں سے بھوک پیاس کے سوا کچھ نہیں ملتا۔ اور کتنے راتوں کو نماز پڑھنے والے ہیں، جن کو اپنی نمازوں سے رات کی جگائی کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا" (ابوہریرہ) سارا انحصار آپ پر ہے! نبی کریم ﷺ رمضان سے پہلے اپنے رفقا کو مخاطب کر کے اس مہینے کی عظمت و برکت بھی بیان کرتے اور اس کی برکتوں کے خزانوں سے اپنا بھرپور حصہ لینے کے لیے پوری محنت اور کوشش کی تاکید بھی فرماتے۔ آج سنت نبوی کی پیروی میں میرا مقصد بھی یہی تھا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس عظیم مہینے کی قدر پہچاننے، قرآن سے سچا تعلق قائم کرنے اور تقویٰ کی اس روشنی کو اپنی زندگی کا مستقل سرمایہ بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

☆☆☆☆☆

بیٹے والے۔!

راہ نما:

از: مبارک کاپڑی

دینِ حق میں بیٹا اور بیٹی میں کوئی فرق نہیں ہے البتہ آج ہمارے گھروں سے بار بار 'ہم بیٹے والے ہیں' یہ آواز سنائی کیوں دیتی ہے؟ بیٹے والوں کا زعم کچھ اس درجہ عروج پر ہے کہ اوّل تو تعلیم و تربیت کے محاذ پر اُن کے پچھڑے پن سے معاشرے کا توازن بگڑ چکا ہے اور رشتہ کے محاذ پر تو ہماری حالت ناگفتہ بہ ہے، ملاحظہ کیجیے:

☆ بیٹے کے لیے رشتہ مطلوب ہے۔ 'ہمیں جہیز ہرگز نہیں چاہیئے' کہ ہم جہیز کے سخت مخالف ہیں مگر ابھی ہم ایک کرائے کے مکان میں رہتے ہیں لہٰذا دو یا تین بیڈ روم کے فلیٹ کا انتظام لڑکی کے ماں باپ کو کرنا ہے تا کہ ان کی بیٹی آرام سے اُس گھر میں رہ سکے۔ ہمیں جہیز بالکل نہیں چاہیے البتہ پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آپ اپنی بیٹی کو کہاں رکھیں گے؟ راستے پر تو وہ رہنے سے رہی لہٰذا اپنی بیٹی کو عزت و آبرو سے رکھنے کے لئے دو تین بیڈ روم کے گھر کا انتظام تو لڑکی کے ماں باپ کو کرنا ہوگا۔ ہم پھر سے واضح کر رہے ہیں کہ ہم جہیز کے سخت خلاف ہیں البتہ گھر اگر اسٹیشن سے قریب نہ ملے تو لڑکے کو نوکری پر آنے جانے کے لئے اسکوٹر یا موٹر سائیکل کا انتظام ہو جائے تو اچھا ہے۔ ہمیں کچھ نہیں چاہیے، آپ کے داماد کو آسانی ہو جائے گی۔

☆ رشتہ مطلوب ہے۔ ہمارا لڑکا پڑھا لکھا تو نہیں ہے البتہ ہمیں ایڈیڈ اسکول کی ٹیچر سے رشتہ مطلوب ہے۔ لڑکی کم از کم پانچ سال کی نوکری کر چکی اور ساتویں پے کمیشن کی تنخواہ پانے والی ہو۔ ہمیں کچھ نہیں چاہیے، البتہ آپ کی بیٹی کے رشتہ کا دیرینہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔ ہم آپ کو ڈرا نہیں رہے البتہ اگر آپ کی لڑکی کی عمر بڑھتی گئی تب کوالیفکیشن ساتویں پے کمیشن کی ملازمت، خوبصورتی یہ سب کام نہیں آئے گا۔ ۳۲/۳۵ سال کی عمر کے بعد تو نہ جانے کیسے سمجھوتے کرنے پڑ سکتے ہیں، پھر آپ کہنے پر مجبور ہو سکتے ہیں کہ طلاق شدہ بھی چلے گا، اس کے دو چار بچے سنبھالنے پڑے تب بھی حرج نہیں وغیرہ وغیرہ۔ ہمیں ایسی لڑکی چاہیئے جو وفا شعار و فرماں بردار ہو جو ہر ایک تاریخ کو اپنی پوری تنخواہ اپنے شوہر کے ہاتھ میں لا کر دے دے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ وہ اپنے میکے کو بھول جائے، ہرگز نہیں۔ وہ ٹیوشن کے پیسوں سے ہر سال عید پر اپنے ماں باپ کو ایک ایک جوڑا یقینا سلوائے ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ تنخواہ کی سلپ کے ساتھ عرضی کریں۔

☆ ہمارے اکلوتے بیٹے کے لئے کنونٹ سے پڑھی ہوئی لڑکی سے رشتہ مطلوب ہے۔ کسی دوسرے میڈیم سے پڑھی ہوئی لڑکیاں براہ کرم زحمت نہ کریں، لڑکی روانی کے ساتھ انگریزی بولنے والی ہو۔ آج مجبوراً ہم اردو اخبار میں یہ اشتہار چھپوا رہے ہیں۔ ورنہ برسوں پہلے ہی ہم نے اُردو اخبار پڑھنا بند کر دیا ہے۔ ہم گھر میں بھی صرف انگریزی ہی میں بات کرتے ہیں حتّیٰ کہ اپنے کتّے سے بھی ہم انگریزی میں بات کرتے ہیں لہٰذا امریکن لہجہ میں انگریزی بات کرنے والی لڑکی ہی سے رشتہ مطلوب ہے۔ عرضی اچھی انگریزی میں لکھیں۔ اُردو میں کوئی عرضی نہ کریں کیوں کہ ہمارے گھر میں اُردو جاننے والے واحد شخص یعنی دادا جان اب اس دُنیا سے گزر چکے ہیں اور گھر میں اُردو جاننے والا کوئی نہیں ہے۔

☆ ہمارے دو بیٹوں کے لئے رشتہ درکار ہے۔ بیٹے اعلیٰ خاندان کے ہیں۔ دونوں بیٹے ایم ڈی ڈاکٹر ہیں۔ دونوں کے لئے ہم نے ایم بی بی ایس کی سیٹ کے لئے ساٹھ لاکھ روپے اور ایم ڈی کے لئے دو کروڑ روپے خرچ کئے ہیں کیونکہ ہمارا گھرانہ ڈاکٹر گھرانہ ہے۔ لہٰذا ہمارے بیٹوں کا بھی ڈاکٹر بننا ہمارے شایانِ شان ہی تھا۔ علاوہ ازیں دونوں کو دواخانہ بھی کھولنا ہے۔ اچھے علاقے میں دواخانہ یا کنسلٹنگ روم کھولنے کے لئے ایک ایک کروڑ کا خرچ تو ہے ہی۔ ہمیں کچھ نہیں چاہیئے البتہ ہمارے بیٹوں پر اب تک جو خرچ کر چکے ہیں وہ بیان کر رہے ہیں۔ ہمارے ایک بیٹے نے ایم ڈی ریڈیالوجی اور دوسرے نے کارڈیالوجی میں کیا ہے اور دونوں برانچ یوں سمجھئے ٹکسال ہیں۔

☆ ہمارے بیٹے کے لئے شہر کے پاش علاقے میں رہنے والی لڑکی سے رشتہ مطلوب ہے۔ مذہب کی کوئی قید نہیں۔ ہم خود بھی گرچہ مسلم گھرانے میں پیدا ہوئے مگر ہم آزاد اور روشن خیال کے لوگ ہیں اس لئے مذہب وغیرہ میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتے۔ شادی کسی فائیو اسٹار ہوٹل میں کرنے کی حیثیت رکھتے ہوں، شادی کے لئے بجٹ ایک کروڑ کا ہے۔

☆ ہمارے اکلوتے بیٹے کے لیے رشتہ درکار ہے۔ اس کے پاس خلیجی ملک کا ڈرائیونگ لائسنس بھی ہے۔ ابھی اس کی وہاں کوئی مستقل نوکری نہیں ہے۔ ہم یہ اشتہار تیسری بار شائع کر رہے ہیں۔ ہم نے پہلے اشتہار میں لکھا تھا کہ لڑکا انڈیا آ کر بھی ڈرائیونگ کرنے کو تیار ہے اس لیے لڑکی والے اولا یا اوبر گاڑی کا انتظام کریں۔ دوسرے اشتہار میں کہا تھا کہ کالی پیلی ٹیکسی بھی چلے گی۔ اب ہم اس بات پر راضی ہیں کہ لڑکی والے رکشا خرید کر دے دیں۔ اب لڑکی والے یہ نہ سمجھیں کہ اگلی مرتبہ اشتہار دے کر ہم بیل گاڑی پر راضی ہو جائیں گے کیونکہ پہلے ہی اشتہار سے رکشا دینے والے کئی آفر ہمیں آ چکے ہیں۔

☆ ہمارا ایک میریج بیورو ہے۔ ہم ہر سال دولہے کا ریٹ کارڈ شائع کرتے رہتے ہیں۔ اب اس سال کا تجدید شدہ ریٹ کارڈ یہ ہے: (۱) آئی اے ایس/ آئی پی ایس افسر: ایک تا ڈیڑھ کروڑ روپئے۔ (۲) آئی آئی ٹی سے ایم ٹیک یا آئی آئی ایم سے ایم بی اے: ایک کروڑ روپئے۔ (۳) سپر اسپیشلسٹ ڈاکٹر: دو کروڑ روپئے۔ (۴) ایم ڈی/ ایم ایس ڈاکٹر: ایک کروڑ روپئے۔ (۵) ایم بی بی ایس ڈاکٹر: ۶۰/ لاکھ روپئے۔ (۶) انجینئر: ۴۰/ روپئے۔ (۷) لیکچرر/ پروفیسر: ۲۵/ لاکھ روپئے۔ (۸) بینک/ دفتر میں افسر: ۱۵/ لاکھ روپئے۔ (۹) بنک/ دفتر: میں پیون: ۵/ لاکھ روپئے + ولیمہ کا خرچ۔ (نوٹ: کالے یا سانولے رنگ کی لڑکیوں کے والدین ان میں ۲۵/ فیصد زائد جوڑ لیں۔ جی ایس ٹی معاف ہے)

☆ ہمارے تین بیٹوں کے لئے رشتہ درکار ہے۔ تینوں میں سے ہر ایک کی ایک دو بار طلاق ہو چکی ہے۔ اب آپ یہ نہ سمجھیں کہ یہ 'طلاق گھرانہ' ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ ہر بار ہم پر جھوٹے الزام لگائے گئے کہ ہم نے جہیز کے لئے بہوؤں کو تنگ کیا، ستایا۔ بلکہ ہم پر تو بہو کو زندہ جلانے کا بھی الزام لگایا گیا، ایک بہو نے خودکشی کی اُس کا الزام بھی ہم پر عائد کیا گیا۔ پولیس کیس بھی بنا۔ ہم یہ پہلے ہی سے اس لئے بتا رہے ہیں تا کہ آپ جب رشتہ طے کرنے ہمارے گھر آئیں گے تب ہمارے سارے پڑوسی آپ کو ورغلائیں گے، آپ اُن کی باتوں میں نہ آنا۔ لوگ کسی کا بھلا نہیں دیکھ سکتے اس لئے حسد و جلن کے مارے ایسا بولتے ہیں۔ آپ ان افواہوں پر دھیان نہ دیں۔

☆ میری چار بیٹیاں ہیں۔ چاروں بیٹیاں متقی، پرہیزگار و دیندار ہیں۔ مکمل حجاب کی پابند ہیں۔ دنیاوی ساری خرافات سے دُور ہیں۔ میرے پاس جہیز دینے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔ کیا کوئی ہے جو میری بیٹیوں کے لئے رشتے کا پیغام بھیجے؟ کیا بغیر جہیز کے شادی کے لئے راضی ہونے والا کوئی بیٹا اور اس کے والدین اب بھی مسلم معاشرے میں موجود ہیں؟

ڈاکٹر غضنفر اقبال کو کنڑا ساہتیہ پریشد کی تہنیت

گلبرگہ: 16/ فبروری (ای میل) وسیم عارف کی اطلاع کے مطابق آج دو بجے دن کنڑا ساہتیہ پریشد گلبرگہ کے زیرِ اہتمام 22 واں کنڑا ساہتیہ سمیلن کے پُرمسرت موقع پر ضلع گلبرگہ کے مختلف زبانوں کے منتخب 22 قلم کاروں کو ان کی ادبی خدمات کے اعتراف میں تہنیت پیش کی گئی۔ معروف اردو ادیب ڈاکٹر غضنفر اقبال سہروردی اردو کے واحد قلم کار ہیں جن کی گراں قدر ادبی خدمات کے اعتراف میں جناب وجے کمار پاٹل تیگلتپی صدر نشین کنڑا ساہتیہ پریشد ضلع گلبرگہ کے ہاتھوں تہنیت پیش کی گئی۔ جناب بابا فخر الدین کو سماجی خدمات کے لیے تہنیت پیش کی گئی۔ اس موقع پر جناب شیو کمار انگڑی جناب سید نظیر الدین متولی جناب منظور وقار جناب محمد ایاز الدین پٹیل ڈاکٹر رحمن پٹیل ڈاکٹر سید چندا حسینی اکبر انجینئر قاضی رضوان الرحمن صدیقی مشہود اور دیگر اصحاب موجود تھے۔

اکبر کے 'نورتنوں' میں شامل راجہ بیربل جن کی موت کا بدلہ لینے کے لیے ہندوستان کے بادشاہ نے سوات اور باجوڑ فتح کیا

ریحان فضل

مغل بادشاہ جلال الدین اکبر کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اُن کے دربار میں ملک کے قابل ترین افراد کا غلبہ تھا جس میں شاعر، عالم، فلسفی، فنکار، موسیقار، جرنیل اور منتظم شامل تھے۔ بعدازاں یہ لوگ اکبر کے دربار کے 'نو رتن' کے طور پر مشہور ہوئے۔ ان میں سے ایک بیربل بھی تھے جن کی اکبر سے دوستی اور اُن کی عقل و فہم کی کہانیاں آج تک انڈیا میں مشہور ہیں۔ انڈیا کی تاریخ میں بہت کم لوگ ایسے ہیں، جنھیں بہت شہرت ملی لیکن اس کے باوجود لوگ ان کے بارے میں بہت کم جانتے ہیں۔ اکبر ہمیشہ بیربل کو اپنے ساتھ رکھنا چاہتے تھے۔ اکبر کی سوانح عمری 'اکبر دی گریٹ مغل' کی مصنفہ ایرا مختی لکھتی ہیں کہ جب اکبر فتح پور سیکری بنا رہے تھے تو اُنھوں نے بیربل کے لیے ایک محل تعمیر کرنے کا حکم دیا۔ جب یہ محل جنوری 1583 میں مکمل ہوا تو اکبر نے بھی اس کی افتتاحی تقریب میں شرکت کی۔ اکبر اور بیربل کے درمیان دوستی اتنی زیادہ تھی کہ مغل دور کے خاتمے کے باوجود ان دونوں کے قصے بڑے شوق سے سنائے جاتے ہیں۔ ان قصوں میں بادشاہ کا مذاق اُڑایا جاتا ہے اور بیربل کو اکبر کے مقابلے میں ایک ذہین فطین شخص کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ اس بات کے شواہد نہیں ہیں کہ یہ کہانیاں سچے واقعات پر مبنی ہیں، لیکن اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اکبر مزاح اور لطیفے پسند کرتے تھے۔ ایم ایچ آزاد اپنی مشہور زمانہ کتاب دربار اکبری میں لکھتے ہیں کہ راجہ بیربل کا نام شہنشاہ اکبر سے جوڑا جاتا ہے۔ اسی طرح جس طرح سکندر اعظم کا نام یونانی فلاسفر ارسطو سے جوڑا جاتا تھا۔ بیربل کی یاد انڈین عوام کے ذہنوں میں گہرائی سے پیوست ہے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ بیربل کا اصل نام نہ تو راجہ تھا اور نہ ہی بیربل۔ یہ نام بعد میں انھیں لقب کے طور پر دیا گیا جس کی وجہ سے اُن کا اصل نام کسی کو معلوم نہیں۔ بیربل کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ اکبر کے دربار میں 1556 میں داخل ہوئے۔ وہ اُس وقت 28 برس کے تھے اور اکبر سے عمر میں 14 سال بڑے تھے۔ مورخ بیربل کے اصل نام کے حوالے سے مختلف آرا رکھتے ہیں۔ اکبر کے دور کے مورخ عبد القادر بادیوانی کے مطابق بیربل کا اصل نام گدائی برہمداس تھا۔ تاہم مورخ جارج گریئرسن کہتے ہیں کہ اُن کا اصل نام مہیش داس تھا۔ دربار اکبری کے مصنف ایم ایچ آزاد بھی اسی نام کو درست سمجھتے ہیں۔ ایچ بلاک مین نے بھی 'آئین اکبری' کے ترجمے میں اسی نام کا استعمال کیا ہے۔ بعدازاں الہ آباد کے قلعہ میں واقع اشوک ستون پر کندہ ہونے والی تفصیل میں بیربل کا اصل نام مہیش داس اور ان کے والد کا نام گنگا داس بتایا گیا ہے۔

بیربل نے 24 سال تک اکبر کے دربار میں خدمات سرانجام دیں، تقریباً اکبر کے دور کا آدھا حصہ وہ اُن کے دربار میں شامل رہے۔ اس سے قبل وہ کئی دوسرے بادشاہوں کے درباروں میں درباری شاعر کے طور پر خدمات سرانجام دیتے رہے۔ بادیوانی کے مطابق بیربل ریوا کے راجہ رام چندر کے دربار میں بھی تھے۔ اکبر کے دربار میں بیربل کی آمد کے بارے میں مورخین مختلف آرا رکھتے ہیں۔ بعض مورخین کے مطابق اکبر اور بیربل کے درمیان اچانک کہیں ملاقات ہوئی اور اکبر نے بیربل کی ہوشیاری سے متاثر ہو کر انھیں اپنے دربار میں بلا لیا۔ کچھ دوسرے مورخین کے مطابق بیربل امیر کے بادشاہ بھگوان داس کے دربار میں تھے۔ جنھوں نے انھیں بطور تحفہ اکبر کے دربار میں بھیجا تھا۔ ایک اور سوانح نگار کے مطابق بیربل کو اکبر کے وزیر خزانہ راجہ ٹوڈرمل اکبر کے دربار میں لائے تھے۔ ڈاکٹر آر پی ترپاٹھی اپنی کتاب 'پارٹیز اینڈ پالیٹیکس ان مغل کورٹس' میں لکھتے ہیں کہ تان سین کی طرح بیربل بھی پہلے ریوا کے راجہ رام چندر کے دربار میں کام کرتے تھے اور اُنھیں اکبر نے مدعو کیا تھا۔ بادیوانی کا خیال ہے کہ بیربل خود اکبر کے دربار میں آئے اور ان کی فہم و فراست اور گفتگو میں مہارت سے متاثر ہو کر اکبر نے اُنھیں اپنے دربار میں رکھا۔ اکبر کے دربار میں بیربل کے کردار کے بارے میں مصنف جے شنکر مانی لعل شیلیٹ اپنی کتاب 'اکبر' میں لکھتے ہیں کہ 'عبادت خانے میں مذہبی معاملات سے متعلق بحث میں اکبر نے بنیاد پرستوں کے مقابلے میں بیربل کی حاضر دماغی اور گفتگو سے بھرپور فائدہ اُٹھایا۔' جے ایم شیلیٹ لکھتے ہیں کہ 'وشنومت اور سوریہ کی عبادت میں یقین رکھنے والے بیربل کا اکبر پر ایسا اثر ہوا کہ وہ بھی سوریا اور آگ کی اہمیت کو قبول کرنے کے لیے تیار ہو گئے۔' مصنف ایم ایل رائے چودھری اپنی کتاب 'دین الٰہی' میں عبادت خانے کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اکبر کے دربار میں بیربل کی نشست شمال مشرق میں تھی جبکہ فیضی شمال مشرق میں بیٹھا کرتے تھے۔ ابوالفضل جنوب مشرقی سمت میں بیٹھا کرتے تھے۔ بمبر گیسکان اپنی کتاب 'دی گریٹ مغلز' میں لکھتے ہیں کہ بیربل نے اکبر کو ہندومت سمجھنے میں بہت مدد دی۔ بیربل نے خود بھی اسلام اور دیگر مذاہب کو سمجھنے کی کوشش کی۔ دو مختلف مذاہب سے منقسم معاشرے میں، اکبر اور بیربل کچھ ایسی مماثلتیں تلاش کرنے کی کوشش کر رہے تھے جو لوگوں کو قریب لا سکیں اور ہم آہنگی سے رہ سکیں۔ بیربل انتظامی شعبے کے بھی ماہر تھے۔ ابوالفضل کے برعکس بیربل نے وزیر کے عہدے پر فائز ہوتے ہوئے بغیر وزیروں کے فرائض سرانجام دیے۔ آج کے دور کے لحاظ سے اُنھیں بغیر کسی محکمے کے وزیر کہا جا سکتا ہے۔ سنہ 1577 میں اکبر نے اُنھیں ایک تنازع کے حل کے لیے اتر پردیش بھیجا۔ سنہ 1578 میں اُنھیں اکبر نے جالندھر بھیجا گیا تاکہ مدادِ مشعر کا انتظام کیا جا سکے۔ اُنھیں اس کمیٹی کا رکن بھی بنایا گیا جو مویشیوں کی قیمت اور فروخت کو کنٹرول کرتی تھی۔ ایک سفارت کار کے طور پر بیربل کا بنیادی کام اکبر اور دوسرے ہندو بادشاہوں کے درمیان رابطے کا کام کرنا تھا۔ سنہ 1568 میں بیربل کی مداخلت کے بعد ہی راجہ رام چندر کے علاقے کو مغلیہ سلطنت میں شامل کرنے کا خیال ترک کر دیا گیا۔ راجپوت بادشاہ مغل دربار میں بیربل کو اپنا محافظ سمجھتے تھے۔ وہ نہ صرف ہندو اور مسلم اشرافیہ میں مقبول تھے بلکہ شہنشاہ سے قربت کی وجہ سے اشرافیہ ان سے خوفزدہ بھی رہتی تھی۔ اکبر کے دربار میں بیربل کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ وہ فوجی مہمات میں بادشاہ اکبر کے ساتھ جاتے تھے۔ اُنھیں سب سے پہلے پنجاب کے شورش زدہ علاقے کو کنٹرول کرنے کے لیے بھیجا گیا۔ کانگڑا مہم میں ان کے کردار کے بعد اکبر نے اُنھیں 1572 میں نگرکوٹ کی جاگیر عطا کی۔

(بی بی سی اردو)

مولانا منت اللہ رحمانی پارامیڈیکل کالج کے طلبہ نے بہار میں پہلا مقام حاصل کیا

پٹنہ: ۱۶/ فروری (پریس ریلیز) امارتِ شرعیہ بہار، اڈیشہ و جھارکھنڈ کے تحت چلنے والا ٹرسٹ امارت شرعیہ ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ کے شعبہ مولانا منت اللہ رحمانی پارامیڈیکل کالج کے طلبہ نے ایک شاندار اور تاریخی کامیابی حاصل کرتے ہوئے بہار کے تمام پارا میڈیکل کالجوں میں نمایاں مقام حاصل کیا ہے۔ دراصل محکمۂ صحت، حکومتِ بہار کے تحت منعقد ڈی ایم ایل ٹی سیشن 2022-2024 کے امتحان میں کالج کے کل 40 طلبہ شریک ہوئے اور سبھی کامیاب قرار پائے، اس طرح ادارہ نے 100 فیصد نتیجہ حاصل کیا، بی یو ایچ ایس (BUHS) یونیورسٹی کے تحت: (الف) بی ایم ایل ٹی سیشن 2023-2027 میں کل 40 طلبہ میں سے 39 طلبہ کامیاب ہوئے، (ب) بی پی ٹی (فیزیو تھراپی) سیشن 2023-2027 میں کل 29 طلبہ میں سے 25 طلبہ کامیاب ہوئے۔ آریہ بھٹ کالج، اے کے یو (AKU) کے تحت: (الف) بی ایم ایل ٹی فائنل ایئر سیشن 2021-2025 میں کل 40 طلبہ میں سے تمام 40 طلبہ کامیاب رہے، اسی طرح (ب) بی ایم ایل ٹی سیشن 2022-2026 (تھرڈ ایئر) میں بھی کل 40 طلبہ شریک ہوئے اور تمام 40 طلبہ کامیاب قرار پائے، جس سے یہاں بھی 100 فیصد نتیجہ حاصل ہوا۔ ان شاندار نتائج پر ادارہ کے سرپرستِ، امیر شریعت مفکر ملت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی صاحب نے بچوں کو دلی مبارک دی اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ جنرل سکریٹری ٹرسٹ مولانا محمد انظار عالم قاسمی صاحب، قاضیِ شریعت امارتِ شرعیہ کی فعال نگرانی، مضبوط انتظامی صلاحیت سے ادارہ ترقی کر رہا ہے، انہوں نے کہا کہ اس شعبہ کو مثالی بنانے میں ادارہ کے دیگر ذمہ داران میں سکریٹری جناب ڈاکٹر سید نثار احمد صاحب، پرنسپل ڈاکٹر فضیل احمد صاحب، اکیڈمک انچارج محمد ضیاء الدین صاحب اور نوڈل آفیسر ڈاکٹر محمد حبیب رضاء صاحب کی مشترکہ محنت، منصوبہ بند تعلیمی نظام اور طلبہ کی ہمہ وقت رہنمائی قابل قدر کارنامہ ہے۔ ٹرسٹ کے چیرمین جناب ذاکر بلیغ ایڈوکیٹ اور ڈاکٹر احمد عبدالحی صاحب چیئرمین پارامیڈیکل کی مخلصانہ کاوشوں سے ہر شعبہ میں استحکام ہو رہا ہے۔ آخر میں ادارہ کی اس شاندار کامیابی میں اساتذۂ کرام کی تدریسی محنت اور پیشہ ورانہ وابستگی کو بھی خراجِ تحسین پیش کیا جاتا ہے، جن میں ایچ او ڈی ڈاکٹر سید کمال وارث صاحب، محمد مبشر انور صاحب، منہاج علی صاحب اور گوبند کمار کے نام قابل ذکر ہیں، جن کی محنت اور رہنمائی کے بغیر یہ کامیابی ممکن نہ تھی۔ مولانا منت اللہ رحمانی پارامیڈیکل کالج کی یہ کامیابی امارتِ شرعیہ کے تعلیمی مشن کی مستقبل میں مزید بہتر اور مثالی نتائج کی امید دلاتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆

ایف ایم ایس ویلفیر ٹرسٹ کی عظیم سماجی خدمت

اسلامک سنٹر میں نماز گاہ کا 19/ فروری کو افتتاح، صدرنشین محمد حسن نواز خان کی پریس کانفرنس

حدرآباد/ ۱۶/ فروری (پریس ریلیز) ایف ایم ایس ویلفیر ٹرسٹ گزشتہ کئی برسوں سے معاشرہ کی خاموش خدمت میں مصروف ہے خاص طور پر یتیم و یسیر بچیوں، بیواؤں، بے سہارا اور بیماروں کے ساتھ ساتھ ضعیف العمر مرد وخواتین کی مدد میں ہمیشہ آگے رہتا ہے۔ ایف ایم ایس ویلفیر ٹرسٹ کے صدرنشین محمد حسن نواز خان نے جو امریکہ میں بحیثیت سائنداں خدمات انجام دے رہے ہیں ایک پریس کانفرنس کو مخاطب کرتے ہوئے بتایا کہ ٹرسٹ کی جانب سے سماجی خدمت کے ایک عظیم اور تاریخی منصوبے پر تیزی سے کام جاری ہے جس کے تحت پہاڑی شریف نزد درگاہ شریف حضرت بابا شرف الدینؒ میں واقع اولڈ ایج ہوم اور یتیم خانہ کی جدید عمارت کی تعمیر آخری مراحل میں ہے۔ اس پانچ منزلہ عمارت میں اسلامک سنٹر قائم کیا جارہا ہے، اس کثیر المقاصد کے گروانڈ فلور پر اسلامک سنٹر میں ایک نماز گاہ کا افتتاح 19/ فروری کو شام 5 بجے حضرت مولانا سید اولیا حسینی مرتضیٰ پاشاہ انجام دیں گے۔ محمد حسن نواز نے مزید بتایا کہ اس عمارت میں غریب ونادار مرد وخواتین کے لئے ایک کلینک بھی قائم کیا جارہا ہے۔ یہاں مفت یا کم خرچ میں ماہر ڈاکٹروں کے ذریعہ علاج کی سہولت فراہم کی جائے گی۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ فرسٹ اور سکنڈ فلور پر اولڈ ایج ہوم اور یتیم خانہ ہوگا جہاں یتیموں، یسیروں اور بے سہارا بزرگ مرد وخواتین کی دیکھ ریکھ کی جائے گی۔ انہیں تمام ترعصری سہولیات فراہم کی جائیں گی۔ محمد حسن نواز خان نے بتایا کہ وہ اپنے ارکان خاندان اور دوست احباب کے تعاون سے ان سرگرمیوں کو آگے بڑھانے میں مصروف ہیں، خاص طور پر رمضان المبارک میں اپنے صدقات، عطیات، زکوٰۃ کے ذریعہ اس مشن کا حصہ بنیں کیونکہ صاحب خیر حضرات کا تعاون کسی کی زندگی بدل سکتا ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے فون 9063762718 پر ربط پیدا کیا جاسکتا ہے۔

”ادبی کینوس“ کے زیر اہتمام عظیم الشان طرحی مشاعرہ

بارہ بنکی (پریس ریلیز): اردو زبان وادب کی نشر واشاعت اور ترویج وترقی کے لیے کوشاں ادبی تنظیم ادبی کینوس کے زیرِ اہتمام مدرسہ اسلامیہ نئی بستی پیر بٹاون کے احاطے میں ایک عظیم الشان طرحی مشاعرہ تنظیم کے صدر ضیاء الدین احمد کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس مشاعرے میں بطور مہمانان خصوصی نصیر انصاری، ہاشم علی ہاشم، اصغر عثمانی (محمد میاں) شریک ہوئے جبکہ مہمانِ اعزازی کی حیثیت سے ضمیر فیضی اور مہمان ذی وقار کے طور پر راہی صدیقی موجود رہے۔ تنظیم کے سکریٹری آدرش بارہ بنکوی نے اپنے منفرد اور دلکش انداز میں نظامت کے فرائض بحسن وخوبی انجام دیے۔ مشاعرے کا آغاز افضال الرحمٰن کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اس کے بعد دیے گئے مصرع۔ ”پھر پھر کسی نے مجھے صدا دی ہے“ پر باقاعدہ مشاعرے کا آغاز کیا گیا۔ مشاعرہ انتہائی کامیاب رہا۔ شعراء نے عمدہ کلام پیش کیا اور سامعین نے بھرپور داد وتحسین سے نوازا۔ مدرسے کی طالبہ ادیبہ خاتون نے علامہ اقبال کی ایک بہترین نظم پیش کر کے سامعین سے خوب داد حاصل کی۔ مشاعرے میں تنظیم کی نائب صدر گلزار فاطمہ، نائب صدر صحافی شمیم انصاری، قاری مقبول احمد، عمران قدوائی، قمر اسلم سمیت دیگر سامعین کرام نے شرکت کی اور شعراء کی بھرپور حوصلہ افزائی کی۔ بزم کے ذمہ داران کی موجودگی میں یہ طے پایا کہ آئندہ نشست ہولی اور عید ملن کے عنوان سے منعقد ہوگی۔ تنظیم کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر ریحان علوی نے تمام شعراء اور سامعین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اعلان کیا کہ آئندہ مشاعرہ غیر طرحی ہوگا جس کی اطلاع چندروز قبل دے دی جائے گی۔

خوشحال ہندوستان کی تعمیر کے لیے اختراعی سوچ اور اقدامات ضروری

شعبۂ مینجمنٹ وکامرس، اردو یونیورسٹی میں قومی سمینار سے ڈاکٹر سوریہ کانت اور پروفیسر سید عین الحسن کے خطاب

حیدرآباد، 16 فروری (پریس نوٹ) پائیدار ترقی کے حصول کے لیے انتظامی صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ اختراعی صلاحیتوں کو فروغ دینا ضروری ہے۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر نے کیا۔ وہ آج مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، شعبۂ مینجمنٹ و کامرس کے زیر اہتمام دوروزہ قومی کانفرنس کا افتتاحی اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ کانفرنس کا عنوان ”کاروباری ماحولیاتی نظام میں پیراڈائم شفٹ: ہندوستان کی ترقی کے تناظر میں اختراعات، مصنوعی ذہانت، محصول اور پائیدار ترقی کے اہداف“ تھا۔ اس کانفرنس کا انعقاد شعبۂ مینجمنٹ و کامرس نے مرکز برائے فاصلاتی وآن لائن تعلیم (CDOE) کے اشتراک سے کیا ہے۔ اپنے صدارتی خطاب میں پروفیسر سید عین الحسن نے مزید کہا کہ ٹیکنالوجی اور انسانی وسائل کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے اساتذہ اور شرکاء کو مشورہ دیا کہ وہ تنظیمی رویے کی کتب سے استفادہ کریں اور خود کو مسلسل سیکھنے کے عمل میں مصروف رکھیں۔ انہوں نے اپنے ایک پروجیکٹ کی تکمیل کے دوران تنظیمی رویے کے لٹریچر سے استفادہ کی مثال بھی پیش کی۔ پروگرام کے آغاز میں شعبہ کے صدر پروفیسر ایم اے عظیم نے خیر مقدمی کلمات کہے۔ اسکول آف کامرس اینڈ بزنس مینجمنٹ کے ڈین اور ڈائرکٹر، سی ڈی او ای پروفیسر رضاء اللہ خان نے افتتاحی خطاب پیش کرتے ہوئے کانفرنس کے موضوع کی عصری اہمیت پر روشنی ڈالی۔ ڈاکٹر سوریہ کانت شرما نے اس کانفرنس میں بحیثیت مہمانِ خصوصی شرکت کی۔ اپنے خطاب میں انہوں نے اپنی پیشہ ورانہ زندگی کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ ٹیکنالوجی کے بدلتے ہوئے منظر نامے اور اس کے عوامی زندگی پر اثرات سے کسی طرح بھی فرار ممکن نہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستانی قوم اختراع کے میدان میں باصلاحیت ہے اور ایک خوشحال ہندوستان کی تعمیر کے لیے اس طرح کی اختراعی سوچ اور اقدامات کارآمد ثابت ہوتے ہیں۔ قبل ازیں کانفرنس کے آغاز میں کنوینر ڈاکٹر شیخ قمر الدین، اسٹنٹ پروفیسر نے استقبالیہ کلمات پیش کیے۔ کانفرنس کے افتتاحی الاس کا کلیدی خطبہ انڈین انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ وشاکھاپٹنم کے پروفیسر وجیا بھاسکر مریسیٹی نے پیش کیا۔ انہوں نے یہ بات واضح کی کہ کس طرح ٹیکنالوجی کو کاروبار اور معیشت کے بہتر نظم ونسق کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے کارپوریٹ دنیا میں وسائل کے موثر استعمال کو بیان کیا اور کہا کہ اختراع اور ڈیجیٹل ترقی ہندوستان کے لیے ایک بہترین موقع ہے۔ انہوں نے موجودہ ٹیکنالوجی کے دور میں انسانی اقدار کی اہمیت کو اجاگر کیا اور کہا کہ پورے ملک میں اپنی نوعیت کی یہ ایک منفرد کانفرنس ہے۔ کانفرنس کے افتتاحی اجلاس کی نظامت ڈاکٹر رشید فاروقی نے انجام دی۔ اس پروگرام میں یونیورسٹی کے اساتذہ، مندوبین، ریسرچ اسکالرز اور عملے کے اراکین نے شرکت کی۔

جمعیۃ علماء ودربھ مہاراشٹر کی نگرانی میں دارالعلوم سونوری تعلقہ مرتضی پور میں

۴۳۵/ سے زائد بیواؤں کے درمیان اشیاء ضروریہ پر مشتمل راشن کٹس تقسیم

آکولہ: 16 فروری (پریس ریلیز) آج یہاں جمعیۃ علماء ودربھ مہاراشٹر کے زیر اہتمام حضرت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب (صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) کی ہدایت پر علاقہ برار کے معروف ومشہور ادارہ دارالعلوم سونوری تعلقہ مرتضی پور ضلع اکولہ میں 435 سے زائد بیواؤں کے درمیان اشیاء ضروریہ پر مشتمل راشن کٹس تقسیم کی گئیں۔ اس میں ایسی خواتین شامل تھیں جن کے شوہروں کا انتقال ہو چکا ہے اور وہ بیوہ ہو چکی ہیں ان کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ ہے اور وہ انتہائی پریشان اور بھکمری کے ڈگار پر ہیں ایسے ضرورت مندوں کی امداد کرنا جمعیۃ علماء کا مستحسن اقدام ہے۔ اس موقع پر مفتی محمد روشن شاہ قاسمی صاحب مہتمم دار العلوم سونوری جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء ودربھ مہاراشٹر نے کہا کہ ہمارے علاقہ میں بیوہ خواتین کے حالات انتہائی بدتر ہیں لوگ انتہائی پریشانی کے عالم ہیں ایسے وقت میں ضرورت مندوں کی امداد کرنا خدمت خلق کا اہم حصہ ہے ایک عرصے سے جمعیۃ علماء ضرورت مندوں اور بیواؤں کی امداد کررہی ہے، اس موقع پر بھی ہم نے اشیاء خورد ونوش پر مشتمل راشن کٹس تقسیم کئے ہیں ان میں ہندو مسلم، اور کرسچن سبھی طبقات کی بیوہ خواتین شامل ہیں ہر ایک کو بلا تفریق مذہب وملت تقریباً 2 ہزار روپئے پیاکیج کی راشن کٹس دی گئی ہے۔ بیواؤں کے درمیان راشن کٹس تقسیم کے موقع پر شہر مرتضی پور کے تھانیدار جناب انیل پوار صاحب نے جمعیۃ علماء کے اس کام کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کے تعاون سے سماج میں امن اور بھائی چارہ کا ماحول پیدا ہوتا ہے۔ محترمہ شلپا بوبڑے تحصیلدار مرتضی پور نے کہا کہ بلا فریق مذہب تمام کمزور طبقوں خاص طور پر حالات کی شکار اور پریشان حال خواتین اور بیواؤں کی مدد کرنا بہت اچھا کام ہے۔ راشن تقسیم کے موقع پر مولانا اشرف علی صاحب قاسمی نائب مہتمم جامعہ اسلامیہ دارالعلوم سونوری عبدالباسط پٹیل پولیس پٹیل سنوری، احمد خان صاحب سرپنچ سنوری، سمت صاحب سابق سرپنچ سونوری، غلام نبی شاہ صاحب، شیخ ریاض صاحب، ممبر گرام پنچپت سنوری، اسماعیل شاہ صاحب، شیرو، یونس شاہ صاحب، ثناء صاحب، محمد عرفان صاحب، امیر حمزہ صاحب سونوری شیرو دیگر شریک تھے۔

☆☆☆☆☆

بسواکلیان میں ادب وسخن کی دلنشیں محفل: کرناٹک اردو اکادمی کے زیرِ اہتمام شاندار مشاعرہ، شعراء کے کلام پر سامعین کی بھرپور داد وتحسین

بسواکلیان۔16/ فروری۔ محکمہ اقلیتی بہبود حکومتِ کرناٹک کے زیرِ اہتمام کرناٹک اردو اکادمی کی جانب سے تاریخی شہر بسواکلیان میں ایک یادگار اور شاندار محفلِ مشاعرہ کا انعقاد شیرسوار بیت المال ٹرسٹ کے وسیع ودیدہ زیب فنکشن ہال میں عمل میں آیا۔ یہ ادبی نشست نہ صرف شعری ذوق رکھنے والوں کے لیے ایک خوشگوار موقع ثابت ہوئی بلکہ اردو زبان وادب کی ترویج واشاعت کے حوالے سے بھی ایک اہم سنگِ میل ثابت ہوئی، جس میں ریاست کرناٹک اور پڑوسی ریاستوں سے تعلق رکھنے والے ممتاز اور کہنہ مشق شعرا نے شرکت کر کے محفل کو چار چاند لگا دیے۔ محفلِ مشاعرہ کے کنوینر محمد امین الدین (امین نواز) کی خصوصی کاوشوں سے اس ادبی تقریب میں مختلف شہروں کے نامور شعرا مدعو کیے گئے۔ حیدرآباد سے سردار سلیم اور سید وحید پاشاہ قادری، ظہیرآباد سے شکیل ظہیرآبادی، بسواکلیان سے مسرور نظامی، محمد مقیم باگ اور ڈاکٹر قاسم کلیانوی، بیدر سے میر بیدری (محمد یوسف رحیم) اور محمد حامد سلیم، گلبرگہ سے سید مختار احمد دکنی اور صادق کرمانی، یادگیر سے ڈاکٹر رفیق سوداگر اور خادم اظہر، بلگام سے سید احمد بادشاہ ساگر اور محمد شریف احمد شریف جبکہ بھٹکل سے فرزانہ فرح نے اپنا منتخب کلام پیش کر کے سامعین سے خوب داد وتحسین حاصل کی۔ مشاعرہ کی صدارت استاد وممتاز شاعر جناب سردار سلیم نے کی۔ شعرا کی پُراثر آوازوں، فکر انگیز اشعار اور دلنشیں اندازِ بیان نے محفل کو دیر تک مسحور کیے رکھا، جہاں حاضرین ہر عمدہ شعر پر والہانہ انداز میں داد دیتے نظر آئے۔ مشاعرہ سے قبل ابتدائی پروگرام کا آغاز شیرسوار بیت المال کی ایک طالبہ کی جانب سے تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا، جس نے محفل کو روحانیت کی فضا سے معطر کر دیا۔ بعد ازاں سہروردی معین الدین انجینئر چشتی نقشبندی (ڈائریکٹر، شیرسوار بیت المال بسواکلیان) اور سید احمد بادشاہ ساگر نے خوش الحان انداز میں نعتِ رسول ﷺ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی، جس نے حاضرین کے دلوں کو عقیدت ومحبت سے لبریز کر دیا۔ ابتدائی نشست کی صدارت سہروردی معین الدین انجینئر چشتی نقشبندی نے کی جبکہ مہمانانِ خصوصی کی حیثیت سے ڈاکٹر محمد انیس صدیقی (رکن کرناٹک اردو اکادمی، گلبرگہ)، محمد شریف احمد شریف (رکن کرناٹک اردو اکادمی، بلگام) اور ممتاز شاعر سردار سلیم شریک رہے جبکہ صدارت سہروردی معین الدین انجینئر چشتی نقشبندی نے کی۔ ابتدائی پروگرام کی نظامت جناب مسرور نظامی اور مشاعرہ کی نظامت کے فرائض محمد شریف احمد شریف نے نہایت مہارت اور شائستگی کے ساتھ انجام دیتے ہوئے ابتدائی پروگرام اور محفلِ مشاعرہ کو ایک مربوط اور دلکش انداز میں آگے بڑھایا، جس پر حاضرین نے ان حضرات کی نظامت کو خوب سراہا۔ استقبالیہ کلمات پیش کرتے ہوئے کنوینر محمد امین الدین (امین نواز) نے صدرِ جلسہ، مہمانانِ خصوصی، شعرا کرام اور سامعین کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ اس موقع پر معزز مہمانوں اور شعراء کرام کی گلپوشی اور شال پوشی کرتے ہوئے انھیں مومنٹو پیش کیا گیا۔ اور اس موقع پر بطور مہمانِ خصوصی بسواکلیان کی معزز شخصیت عبدالرزاق المعروف بہ بابا چودھری کی گلپوشی وشالپوشی کرتے ہوئے ان کی شرکت پر شکریہ ادا کیا گیا۔ انہوں نے خصوصی طور پر مسرور نظامی کے ساتھ مل کر شیرسوار بیت المال بسواکلیان کے سکریٹری جاوید نظامی اور دیگر ذمہ داران کی جانب سے مشاعرہ کے کامیاب انعقاد کیلئے انجام دی گئی خدمات کو سراہتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا۔ اگرچہ کرناٹک اردو اکادمی کے چیئرمین مولانا مفتی محمد علی قاضی اپنی بعض مصروفیات کے باعث تقریب میں شریک نہ ہو سکے، تاہم اپنے پیغام میں انہوں نے بسواکلیان کے محبانِ اردو، شعرا اور سامعین کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ اکادمی ریاست بھر میں محدود وسائل کے باوجود اردو زبان کی ترقی وفروغ کے لیے مسلسل مختلف ادبی وثقافتی پروگرام منعقد کر رہی ہے، اور بسواکلیان میں اس مشاعرہ کا انعقاد اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے۔ تقریب کے دوران بسواکلیان کی روحانی وتاریخی اہمیت کا بھی ذکر کیا گیا۔ حضرت شیرسوارؒ کی درگاہ کو روحانیت کا ایک عظیم مرکز قرار دیتے ہوئے کہا گیا کہ یہ مقام صوفیانہ تعلیمات اور باہمی اخوت کی روشن مثال ہے، جبکہ بسواکلیان بسویشور کی کرم بھومی ہونے کے سبب قومی یکجہتی اور ثقافتی ہم آہنگی کی علامت بھی ہے۔ مہمانِ خصوصی ڈاکٹر محمد انیس صدیقی نے اپنے خطاب میں کرناٹک اردو اکادمی کی جانب سے ریاست بھر میں انجام دی جانے والی ادبی وتعلیمی خدمات پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اردو زبان کے فروغ کے لیے ایسے پروگرام نہایت ضروری ہیں، کیونکہ یہ نئی نسل کو ادب سے جوڑنے اور شعری روایت کو زندہ رکھنے کا مؤثر ذریعہ بنتے ہیں۔ یہ محفلِ مشاعرہ ادب دوستوں کے لیے ایک یادگار شام ثابت ہوئی، جہاں شعر وسخن کی خوشبو، فکری تازگی اور شعری لطافت نے سامعین کے دلوں کو مسرور کر دیا۔ شعرا کے معیاری کلام کو جس گرمجوشی سے پذیرائی ملی، اس نے اس حقیقت کو مزید واضح کر دیا کہ بسواکلیان کی سرزمین آج بھی ادب اور تہذیب کی قدروں سے مالا مال ہے اور اردو زبان کے فروغ کے لیے یہاں کے عوام کا جذبہ قابل ستائش ہے۔

غیر جانبداری یا خاموش اتحاد

عبید باحسین

مہاراشٹر کی میونسپل سیاست کے بدلتے ہوئے رنگ پارلیمانی جمہوریت کے ایک ایسے پہلو کو بے نقاب کر رہے ہیں جسے اکثر ”غیر جانبداری کی سیاست“ کا نام دے دیا جاتا ہے۔ حالیہ مہینوں میں ریاست کے مختلف بلدیاتی اداروں، بشمول امراوتی، اکولا اور چندر پور میں جو سیاسی منظر نامہ ابھرا ہے، وہ محض مقامی سطح کی انتظامی رسہ کشی نہیں بلکہ ایک گہرے سیاسی نمونے کی عکاسی کرتا ہے۔ یہاں آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین کے منتخب نمائندوں کی جانب سے اختیار کی گئی ”غیر جانبداری“ یا ”خاموشی“ نے عملی طور پر بھارتیہ جنتا پارٹی کے لیے اقتدار کی راہ ہموار کی ہے۔ اب سوال یہ نہیں رہا کہ آیا یہ اقدامات اتفاقیہ ہیں، بلکہ اصل سوال یہ ہے کہ کیا یہ غیر جانبداری واقعی غیر جانبدارانہ نتائج پیدا کر رہی ہے؟ جمہوریت میں حق رائے دہی سے گریز یا ایوان سے غیر حاضری کو بسا اوقات ایک سیاسی احتجاج کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ تاہم جب مقابلہ عددی لحاظ سے سخت ہو، تو ہر وہ ووٹ جو نہیں ڈالا جاتا، درحقیقت برسرِ اقتدار یا اکثریتی گروہ کی عددی برتری کو مضبوط کرتا ہے۔ امراوتی میں فروری 2026 کے میئر انتخاب کی مثال لیجیے، جہاں مجلس کی پالیسی کے برعکس ایک کارپوریٹر کا ووٹ بی جے پی کے حق میں گیا۔ اسی طرح چندر پور اور دیگر بلدیاتی اداروں میں اپوزیشن بلاک کو کمزور کرنے والی حکمت عملی نے ایک خاص سیاسی سمت کی نشاندہی کی ہے۔

مجلس کے حامی یہ دلیل دے سکتے ہیں کہ شہری اداروں میں ترقیاتی سیاست نظریاتی وابستگیوں سے بالاتر ہونی چاہیے اور مقامی فنڈز کے حصول کے لیے برسرِ اقتدار جماعتوں سے مفاہمت ناگزیر ہوتی ہے۔ یہ مؤقف اپنی جگہ وزن رکھتا ہے۔ تاہم اس کا دوسرا رخ یہ ہے کہ ووٹر اپنے نمائندوں کو ایک مخصوص سیاسی متبادل کے طور پر منتخب کرتا ہے۔ اگر منتخب نمائندہ فیصلہ کن لمحات میں اسی قوت کو فائدہ پہنچاتا ہے جس کی وہ عوامی سطح پر مخالفت کا دعویٰ کرتا ہے، تو یہ صورتِ حال عوامی مینڈیٹ سے فکری تضاد پیدا کرتی ہے۔ مہاراشٹر میں اس نوعیت کی حکمت عملی سیاسی شعور رکھنے والے حلقوں کے لیے لمحۂ فکریہ ہے۔ سیاست صرف تقریروں اور جذباتی بیانیوں کا نام نہیں، بلکہ یہ ان فیصلوں کا مجموعہ ہے جو بند کمروں اور ایوان کے چیمبروں میں کیے جاتے ہیں۔ اگر غیر جانبداری کا تسلسل مستقل بنیادوں پر ایک ہی مخصوص سیاسی جماعت کو فائدہ پہنچا رہا ہو، تو اسے محض حکمت عملی کہنا کافی نہیں رہتا۔ شفافیت کا تقاضا ہے کہ سیاسی جماعتیں اپنے انتخابی مؤقف اور بعد از انتخاب فیصلوں میں ہم آہنگی پیدا کریں، کیونکہ رائے دہندگان اب صرف نعروں پر نہیں بلکہ ایوان میں ڈالے گئے یا روکے گئے ووٹوں کی بنیاد پر اپنا فیصلہ صادر کرتے ہیں۔ عوامی حلقوں میں اس حوالے سے یہی بحث جاری ہے کہ آیا یہ واقعی غیر جانبداری ہے یا ایک خاموش اتحاد۔ سیاست میں خاموشی بھی ایک بیانیہ ہوتی ہے، اور بعض اوقات یہ تقریر سے زیادہ بلند ہوتی ہے۔

مسجد قبا مالونی کے طلباء وطالبات کا سالانہ امتحان وجلسہ تقسیم انعامات

ممبئی ۱۶/ فروری (محمد طفیل ندوی) مدرسہ ومسجد قبا مالونی ملاڈ ویسٹ ممبئی میں سالانہ امتحان کا انعقاد نہایت منظم اور پروقار انداز طور پر عمل میں آیا اس موقع پر طلباء وطالبات نے پورے سال کی محنت، لگن اور اساتذۂ کرام کی رہنمائی کا عملی مظاہرہ کیا امتحانات کا سلسلہ باقاعدہ نظام الاوقات کے تحت تقریری رہا، جس میں قرآن کریم ناظرہ، تجوید، حفظ حدیث، دعا اور بنیادی دینیات کے مضامین شامل تھے، امتحانی مراحل کی نگرانی اساتذۂ کرام نے نہایت ذمہ داری اور دیانت داری کیساتھ انجام دی، طلباء و طالبات نے بھی سنجیدگی اور احساس ذمہ داری کا ثبوت دیتے ہوئے بہترین کارکردگی پیش کی الحمدللہ، امسال نتائج گزشتہ برس کی نسبت زیادہ حوصلہ افزا رہے، جس پر ادارہ ہذا مبارکباد کا مستحق ہے، امتحانات کے اختتام پر ایک روح پرور اور باوقار جلسہ تقسیم انعامات کا اہتمام ۱۵/ فروری ۲۰۲۶ء بروز اتوار صبح ۸/ بجے کیا گیا جلسہ کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا، جس کے بعد ہونہار طلباء و طالبات نے حمد، نعت اور تقاریر پیش کر کے حاضرین سے داد وصول کی مہمانان نے اساتذہ کی محنت اور والدین کے تعاون کو بھی خراج تحسین پیش کیا نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو اسناد، شیلڈز اور خصوصی انعامات سے نوازا گیا اس کیساتھ ہی پورے سال حاضری میں اول فیصد آنیوالے طلباء کی حوصلہ افزائی کی گئی اور ان کے والدین کو مبارکباد پیش کی گئی، یہ سالانہ امتحان اور جلسہ انعامات نہ صرف تعلیمی کارکردگی کا جائزہ تھا بلکہ طلبہ کی حوصلہ افزائی، اساتذہ کی قدردانی اور والدین کے اعتماد کی تجدید کا ایک حسین موقع بھی ثابت ہوا اس موقع پر ذمہ داران مسجد انور بھائی، مہمان خصوصی حضرت مفتی عبدالقادر قاسمی استاذ جامعہ عربیہ منہاج السنہ مالونی، ودیگر حضرات شریک رہیں۔

اکولہ میں عالمی یونانی دن کے موقع پر ضلعی سطح کی کانفرنس کا کامیاب انعقاد

اکولہ: ۱۶/ فروری 2026:۔ یونانی ڈاکٹرس ایسوسی ایشن، اکولہ نے آج 15 فروری 2026 کو صبح 10 بجے سے شام 5 بجے تک مقامی سینٹر پلازہ ہوٹل، اکولہ میں یونانی ڈے کے موقع پر مجاہد آزادی حکیم اجمل خان کی یاد میں ایک خصوصی کانفرنس کا انعقاد کیا۔ اس کانفرنس میں اکولہ ضلع کے یونانی ڈاکٹروں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ کانفرنس کا افتتاح محمد زید محمد رازق دیشمکھ کی تلاوت قرآن کے بعد ڈاکٹر امروتا ٹاپرے (گائناکالوجسٹ) اور ڈاکٹر امین افضال (جنرل اینڈ لیپروسکوپک سرجن) کے ہاتھوں کیا گیا۔ مہمانان کے استقبال کے بعد تنظیم کے خزانچی ڈاکٹر تصویر احمد نقشبندی نے کانفرنس کا مقصد بیان کیا جبکہ تروبہ ادین عبد الرازق دیشمکھ نے حکیم اجمل خان کے بارے میں معلومات فراہم کی۔ یونانی نظام طب کے ماہرین ڈاکٹر محب الحق، ڈاکٹر شعیب چودھری اور ڈاکٹر ریحان خان نے لیکچر دئے جس میں یونانی نظام طب سے متعلق بیماریوں کے لئے مختلف ادویات اور علاج کی وضاحت کی گئی۔ کانفرنس کے دوران مختلف شعبوں میں نمایاں کام کرنے والے ڈاکٹروں کو اعزاز سے نوازا گیا، جن میں 25 سال سے زائد عرصے سے معاشرے کی خدمت کرنے والے یونانی ڈاکٹرس، سرکاری ملازمتوں پر کام کرنے والے یونانی ڈاکٹرس، کمیونٹی ہیلتھ آفیسرز، 108 ایمرجنسی سروس میں کام کرنے والے یونانی ڈاکٹرس، نشان طب حاصل کرنے والے یونانی ڈاکٹرس اور میڈیکل فیلڈ میں نمایاں خدمات انجام دینے والے یونانی ڈاکٹرس شامل ہیں۔ ڈاکٹر سید وسیم، ڈاکٹر فیاض انصاری، ڈاکٹر مظہر شیخ، اور ڈاکٹر محب الحق کو یونانی لیجنڈز جبکہ ڈاکٹر سید قاسم ممتاز کو یونانی فزیشن آف دی ایئر کا اعزاز دیا گیا۔ اس موقع پر یونانی ڈاکٹرس کے بچوں کو بھی ان کی علمی اور ثقافتی کامیابیوں پر اعزاز سے نوازا گیا۔ پروگرام کی نظامت تنظیم کے صدر ڈاکٹر موجدار خان اور ڈاکٹر محمد شعیب نے کی اور شکریہ کے کلمات ڈاکٹر شاہد خان اور تنظیم کے سکریٹری ڈاکٹر سید عمران اسلم نے ادا کئے۔ یونی ڈاکٹرس ایسوسی ایشن کے تمام عہدیداران اور ورکنگ کمیٹی کے ممبران نے اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کی بھرپور کوششیں کی۔

جلگاؤں جامود میں پہلی بار کامیاب خواتین رمضان بازار

جلگاؤں جامود: ۱۶/ فروری (ذوالقرنین احمد) بلڈانہ ضلع کے جلگاؤں جامود میں رمضان المبارک کی آمد کے موقع پر پہلی بار خواتین کے لیے خصوصی رمضان بازار کا کامیاب انعقاد کیا گیا۔ یہ منفرد اور باوقار اقدام احساس فاؤنڈیشن اور جماعت اسلامی کی جانب سے کیا گیا، جس کا مقصد خواتین کو پردے کے ساتھ محفوظ اور آسان خریداری کا موقع فراہم کرنا تھا تاکہ وہ رمضان المبارک میں عبادت پر زیادہ توجہ دے سکیں اور غیر ضروری طور پر عام بازاروں میں جانے سے بچ سکیں۔ یہ بازار 15 فروری بروز اتوار صبح 11 بجے سے شام 6 بجے تک شادی خانہ، رانی پارک میں منعقد ہوا، جہاں شہر اور اطراف کی بڑی تعداد میں خواتین نے شرکت کی۔ اس بازار کی سب سے نمایاں خصوصیت یہ رہی کہ تمام اسٹالز خواتین نے خود لگائے اور خریداری بھی صرف خواتین نے کی، جس سے مکمل پردے اور باوقار ماحول کا اہتمام برقرار رہا۔ بازار میں ریڈی میڈ سوٹ، ڈریس میٹریل، عبایہ و برقع، میک اپ اور اسکن کیئر مصنوعات، جیولری، مصنوعی زیورات، چوڑیاں، ہینڈ بیگز اور گھریلو تیار شدہ کھانے پینے کی اشیاء کے اسٹالز شامل تھے۔ خواتین نے بغیر کسی جھجک کے بھرپور خریداری کی اور اس اقدام کو سراہا۔ تمام اسٹالز مسلم تاجروں کے ہونے کی وجہ سے مقامی سطح پر بھرپور کمائی کا موقع ملا اور خواتین کی کاروباری صلاحیت بھی نمایاں ہو کر سامنے آئی۔ شہر کے مختلف طبقات نے اس پہل کو قابل تعریف اور قابل تقلید قدم قرار دیا۔ اس کامیاب پروگرام میں ڈاکٹر ثمینہ خان (رکن بلدیہ و ناظمہ مقامی جماعت)، امبرین صدف، غزالہ میڈم، ریشماں عرفان شیخ، فردوس اعجاز دیشمکھ اور دیگر ذمہ داران احساس فاؤنڈیشن و جماعت اسلامی ویمنس ونگ نے بھرپور تعاون کیا۔ منتظمین نے آئندہ بھی اسی نوعیت کی تعمیری سرگرمیاں جاری رکھنے کے عزم کا اظہار کیا۔

☆☆☆☆☆

طلباء کو وسائل تعلیم وخواتین کو چاول کٹ کی تقسیم

جلگاؤں ۱۶/ فروری (عقیل خان بیاولی) مہاپولی ایجوکیشنل اینڈ چریٹیبل ٹرسٹ مہاپولی کے زیر انتظام جاری مسعود سکندر پٹھان ہائی اسکول و جونیئر کالج و ہاجرہ محمد حسین بھورے ڈگری کالج مہاپولی کے وسیع ہال میں منعقدہ تقریب میں مہاپولی قصبہ کی ضرورت مند غریب بیوا خواتین کو 10 کلو باسمتی چاول کی 400 کٹ تقسیم، اسی طرح تمام 700 طلباء وطالبات کو تعلیمی لوازمات بیاضیں پینسل ربر شاپنر لنچ باکس دیے گئے۔ تقریب میں مہاپولی ایجوکیشنل اینڈ چیریٹیبل ٹرسٹ اور ضلع پریشد تھانے کے سابق نائب صدر عرفان محمد حسین بھورے کی جانب سے ورڈ میمن آرگنائزیشن کے اراکین ڈاکٹر حسنین اگاڑی رضیہ چشمہ والا، تھانے پالگھر ضلع دیہی مسلم فلاحی تنظیم کے صدر ایسوی ویرار کارپوریشن کے اولین ڈپٹی میئر صغیر احمد دھانگے، اسماعیل خان ٹرسٹ کے خازن بھورے سرفراز، موظف پرنسپل پٹیل نوشاد غلام دستگیر شیخ مظہر سر مسعود سکندر پٹھان ہائی اسکول و جونیئر کالج کے طلبہ وطالبات کو تعلیمی لوازمات دیے گئے۔ اس موقع پر مہمانان خصوصی کا ٹرسٹ کی جانب سے ورڈ میمن آرگنائزیشن اور تمام شرکاء کا اعزاز واستقبال کیا گیا۔

ضلع میں رہزنی، گھروں میں چوریاں کرنیوالی ٹولی پکڑی گئی

6 مقدمات سے متعلق 2 لاکھ 18 ہزار 500 روپے مالیت کا مال مسروقہ برآمد

ناندیڑ (نمائندہ) ضلع میں جرائم کے خلاف جاری ''آپریشن فلش آؤٹ'' کے تحت مقامی کرائم برانچ نے اسلحے کے زور پر موٹر سائیکل چوری، رہزنی اور گھر پھوڑنے والی ٹولی کو گرفتار کرلیا، اس کارروائی میں 6 مقدمات سے متعلق 2 لاکھ 18 ہزار 500 روپے مالیت کا مال مسروقہ برآمد کیا گیا، یہ کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ ابیناش کمار کی ہدایت پر ایڈیشنل ایس پی ارچنا پاٹل اور سورج گرو کی رہنمائی میں انسپکٹر اُدے کھنڈیرائے اور پی ایس آئی سائناتھ پویاد کی ٹیم نے انجام دی، 15 فروری 2026 کو خفیہ اطلاع ملنے پر پولیس نے آسنا ٹی پوائنٹ سے تاروڈہ روڈ کے قریب جال بچھا کر بغیر نمبر پلیٹ کی دو موٹر سائیکلوں پر موجود تین ملزمان سید عمر سید فاروق (22)، محمد اعجاز عرف بینیٹ محمد اکبر (35) اور سید ابوطلحہ عرف طلحہ پاٹی سید رحیم (26) کو گرفتار کیا، تلاشی کے دوران ایک دیسی پستول، لوہے کا خنجر، 2.7 تولہ سونے کے زیورات، دو موبائل فون، 35 ہزار روپے نقد اور دو موٹر سائیکلیں برآمد ہوئیں، دورانِ تفتیش ملزمان نے اعتراف کیا کہ انہوں نے شہر کے مختلف علاقوں میں موٹر سائیکل چوری، مال ٹیکڑی برج کے قریب جیپ کو روک کر خنجر کے زور پر ڈکیتی اور گنی کالونی و حدگاؤں میں گھر پھوڑنے کی وارداتیں کیں، مزید پانچ ساتھیوں کی تلاش جاری ہے، غیر قانونی اسلحہ رکھنے کے الزام میں تھانہ ہوائی اڈہ میں آرمس ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کرکے ملزمان کو قانونی کارروائی کے لیے پیش کیا گیا جبکہ پولیس سپرنٹنڈنٹ ابیناش کمار نے ٹیم کی کارکردگی کو سراہا۔

اسرائیل میں بھارتی امیدواروں کے لیے روزگار کا سنہری موقع

دلچسپی رکھنے والے امیدواروں سے درخواستیں طلب

ناندیڑ، 16 فروری: Skill National Corporation Development (NSDC) کے ذریعے اسرائیل میں رینوویشن اور انٹیریئر ورک کے شعبے میں ہنرمند بھارتی امیدواروں کی بھرتی کا عمل شروع کر دیا گیا ہے۔ ضلع ناندیڑ کے اہل اور دلچسپی رکھنے والے امیدواروں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اس انتخابی عمل کے لیے درخواست دیں۔ یہ اپیل ضلع مہارت ترقی، روزگار و صنعت کاری رہنمائی مرکز کے اسسٹنٹ کمشنر با۔سو۔مرے نے جاری کی ہے۔ اہلیت کے معیار: کم از کم 3 سال کا تجربہ (Work Interior Renovation میں مہارت ضروری) تعلیمی قابلیت: کم از کم دسویں جماعت پاس۔ عمر کی حد: 25 سے 50 سال۔ انگریزی زبان میں پڑھنے، لکھنے اور بولنے کی صلاحیت، امیدوار نے اس سے قبل اسرائیل میں ملازمت نہ کی ہو، پولیس کلیئرنس سٹوفکیٹ (PCC) لازمی، کوئی مجرمانہ ریکارڈ نہ ہو، منشیات سے پاک اور جسمانی و ذہنی طور پر صحت مند ہو، پاسپورٹ کم از کم 3 سال کے لیے کارآمد ہو، بھارتی شہریت لازمی، اسرائیل میں قریبی رشتہ دار موجود نہ ہوں، کل آسامیوں کی تعداد: 2600،

1. پلاسٹرنگ ورک – 1000 عہدے۔ 2. سیرامک ٹائلنگ – 1000 عہدے۔ 3. ڈرائی وال ورکر – 300 عہدے۔ 4. میسن (مستری) – 300 عہدے۔ انتخاب اور اسکریننگ کا طریقہ کار

ریاستی حکومت ابتدائی جانچ کے بعد امیدواروں کی تفصیلات NSDC کو بھیجے گی۔ انگریزی مہارت، تعلیمی قابلیت، تجربہ اور فنی معلومات کی بنیاد پر پہلی اسکریننگ ہوگی۔ درست اور کارآمد پاسپورٹ لازمی ہے۔ منتخب امیدواروں کی تفصیلات اسرائیلی ٹیم کو بھیجی جائیں گی، جہاں حتمی جانچ کے بعد انتخاب کیا جائے گا۔ میڈیکل ٹیسٹ اور بیک گراؤنڈ ویریفکیشن کا خرچ امیدوار کو برداشت کرنا ہوگا۔ ویزا اور فضائی ٹکٹ بھی امیدوار کو خود حاصل کرنا ہوگا۔ NSDC کے تحت تربیت اور پری ڈپارچر اورینٹیشن لازمی ہوگی۔ انٹرویو بالمشافہ (Face-to-Face) لیا جائے گا۔

تنخواہ اور سہولیات: کم از کم تنخواہ: 6,247.67 اسرائیلی نیوشیکل (تقریباً 1,62,500 بھارتی روپے ماہانہ) ماہانہ 182 گھنٹے ڈیوٹی ماہانہ 21 تا 26 کام کے دن۔ اوور ٹائم کمپنی کے قواعد کے مطابق رہائش کی سہولت (الاؤنس تنخواہ سے کٹوتی کے ساتھ) طبی بیمہ (چارج تنخواہ سے کٹوتی) معاہدہ پہلے ویزا سال تک مؤثر، بعد میں ہر سال توسیع کے ساتھ زیادہ سے زیادہ 63 ماہ تک

امیدوار کے اخراجات: پاسپورٹ فیس (اگر درکار ہو) میڈیکل ٹیسٹ، ویزا فیس (اگر لاگو ہو) فلائٹ ٹکٹ (جانے اور واپسی)۔ NSDC رجسٹریشن و پروسیسنگ فیس: 10 ہزار روپے + جی ایس ٹی

اہم ہدایات: امیدواروں کے انتخاب یا نااہلی کا حتمی فیصلہ صرف اسرائیلی آجر (Employer) کریں گے۔ NSDC واحد مجاز فیسلیٹیٹر ہے۔ کسی بھی غیر مجاز ایجنٹ یا شخص سے رابطہ نہ کریں۔ مزید معلومات اور درخواست کی لنک جلد ہی مہاراشٹر انٹرنیشنل کی سرکاری ویب سائٹ پر جاری کی جائے گی۔

اُردو ادب کا قلندر چلا گیا

ادیب و محقق ڈاکٹر ضیاء الحسن کے سانحہ ارتحال پر تعزیتی نشست

ناندیڑ۔15 /فروری (نامہ نگار) شہر ناندیڑ کی معروف علمی و ادبی شخصیت نیز سجادہ نشین درگاہ یتیم شاہ ولی رح کی اچانک رحلت کے موقع پر یہاں کے "اردو گھر" میں ایک تعزیتی نشست،

بصدارت جناب محمد تقی صاحب، مدیر اعلی " ورق تازہ"، کا انعقاد عمل میں آیا۔ اس خصوصی تقریب میں ناندیڑ کی تقریباً سبھی علمی و ادبی شخصیتیں موجود تھیں، جنہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کر کے مرحوم کو بھر پور خراج عقیدت پیش کیا اور مرحوم کی علمی و ادبی خدمات پر روشنی ڈالی۔ جن حضرات نے منظوم خراج تحسین پیش کیا ان میں شیخ زبیر احمد، خواجہ منیر الدین درد اور علیم اسرار کا نام شامل ہے۔ جناب محمد تقی صاحب، محمود علی سحر، پروفیسر سعد الدین صدیقی، محمود علی لکچرر، ایڈوکیٹ شبیر پٹیل، شری اتول دیشپانڈے، شری سریش کلسکر، ڈاکٹر امین الدین صدیقی، ایڈوکیٹ شوکت قاضی، شری راجیندر راپادھیائے، اشوک سحر، قاضی قطب الدین، عبدالماجد، مفتی شمس الدین صدیقی، قاضی امین الدین، مسعود انصاری، حبیب مسعود علی لکچرر، سلیم خان (سابق مینیجر اردو گھر)، تمیز احمد پرواز، عطا حیدر آبادی، عبدالقوی وغیرہ نے مرحوم کی زندگی اور خدمات پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ جناب اختر صادق صاحب (صدر مدرس وظیفہ یاب) اپنی علالت کی وجہ سے شریک نہ ہو سکے، انکا مرسلہ مضمون منظور ہاشمی نے پڑھ کر سنایا۔ سہیل صدیقی صاحب نے نظامت کے فرائض نہایت منفرد انداز میں انجام دیے۔ اس موقع پر مداحوں کی کثیر تعداد موجود تھی۔ محمد اظہر احمد نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور منظور ہاشمی نے پروگرام کے اختتام کا اعلان کیا۔

ناندیڑ میں میڈورا کلینکس کا شاندار افتتاح

معیاری طبی خدمات کا آغاز

ناندیڑ (نامہ نگار): شہر کے راج کارنر، روبرو شیواجی ہائی اسکول، اسد نگر علاقہ میں جدید طبی سہولیات سے آراستہ **میڈورا کلینکس** کا آج باوقار افتتاح انجام پایا۔ افتتاحی رسم کویتا سنتوش مولے، میئر ناندیڑ واگھالا سٹی میونسپل کارپوریشن (ناندیڑ واگھالا شہر میونسپل کارپوریشن) کے ہاتھوں فیتہ کاٹ کرادا کی گئی۔ تقریب کا آغاز معروف عالم دین مفتی خالد شاکر قاسمی کی خصوصی دعا سے ہوا، جس میں کلینک کی کامیابی اور مریضوں کی جلد و مکمل صحتیابی کے لیے دعا کی گئی۔ کلینک میں دندان سازی (ڈینٹل) کی خدمات ڈاکٹر فیضان الکسیر (بیچلر آف ڈینٹل سرجری) انجام دیں گے، جو جدید طریقہ علاج کے ذریعے معیاری دندان سازی (دانتوں) کی سہولیات فراہم کریں گے۔ اسی طرح ڈاکٹر عاصفیہ انصاری بطور آیورویدک جلد و بال ماہر خدمات انجام دیں گی، جس سے جلد اور بالوں کے امراض میں مبتلا افراد کو مؤثر اور محفوظ علاج میسر آئے گا۔ افتتاحی تقریب میں کارپوریٹر ستیش دیشمکھ، نمائندہ کارپوریٹر نافع قاضی، جماعتِ اسلامی ہند کی صدر عطیہ صدیقی، محمد یونس شیخ (ریٹائرڈ ضلع و سیشن جج) سمیت متعدد سیاسی، سماجی اور مذہبی شخصیات نے شرکت کی اور اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر فیضان الکسیر، ڈاکٹر عاصفیہ انصاری، احمد سعید ناصر اور اظہر الدین انصاری نے تمام معزز مہمانوں کا پرتپاک استقبال کرتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا۔

قندھار کے بارہویں جماعت کے امتحانی مرکز کا

ضلع کلکٹر نے اچانک دورہ کیا

امتحانی بے ضابطگی پر شوکاز نوٹس جاری

ناندیڑ، 16 فروری: (ورق تازہ نیوز) جماعت بارہویں کے جاری امتحانات کے پیش نظر آج فزکس (طبعیات) کا پرچہ منعقد ہوا۔ اسی سلسلے میں ضلع کلکٹر راہول کارڈیلے نے قندھار تعلقہ کے امبولگا میں واقع مانک پربھو ہائر سیکنڈری اسکول کے امتحانی مرکز کا اچانک معائنہ کیا۔ دورے کے دوران یہ سنگین کوتاہی سامنے آئی کہ بچی ہوئی سوالیہ پرچیاں معیاری عملی طریقہ ? کار (SOP) کے مطابق سی سی ٹی وی نگرانی میں محفوظ طریقے سے جمع نہیں کی گئیں۔ اس کے علاوہ امتحانی نگرانی پر مامور بعض اساتذہ اپنے شناختی کارڈ ہمراہ نہیں رکھے ہوئے تھے۔ ان بے ضابطگیوں کے پیش نظر متعلقہ مرکز کے سربراہ کو شوکاز نوٹس جاری کیا گیا ہے۔ مزید برآں طلبہ کے بیٹھنے کے لیے ضروری ڈوئل ڈیسک کی مناسب سہولت بھی فراہم نہیں کی گئی تھی، جسے انتہائی سنگین معاملہ قرار دیتے ہوئے ضلع کلکٹر نے متعلقہ ذمہ داران کے خلاف سخت کارروائی کی ہدایت دی ہے۔ ساتھ ہی اس امتحانی مرکز کی منظوری منسوخ کرنے سے متعلق تجویز پیش کرنے کے بھی احکامات جاری کیے گئے ہیں۔ ضلع میں نقل سے پاک اور شفاف ماحول میں امتحانات کے انعقاد کے لیے مختلف اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ متعدد حساس مراکز پر خصوصی ٹیموں کے ذریعے نگرانی رکھی جا رہی ہے۔ زوم ویب کاسٹ کے ذریعے امتحان کی مسلسل مانیٹرنگ کی جا رہی ہے، جس کے لیے دو علیحدہ کنٹرول روم قائم کیے گئے ہیں۔ جماعت 12 اور 10 کے امتحانات کو بخوبی اور منظم انداز میں مکمل کرنے کے لیے سی سی ٹی وی اور ڈرون کے ذریعے بھی ویڈیو ریکارڈنگ کی جا رہی ہے۔

مرکزی حکومت جلد ہی ''کریٹ انڈیا مشن'' شروع کرے گی۔ اشونی ویشنو

نئی دہلی۔ ?16 فروری۔ ایم این این۔ مرکزی وزیر اشوینی ویشنو نے پیر کو کہا کہ مرکزی حکومت جلد ہی ''کریٹ انڈیا مشن (MissionIndiaCreate) کا ?غاز کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ مصنوعی ذہانت (AI) کی طرف سے درپیش چیلنجوں کا مقابلہ صرف تکنیکی قانونی نقطہ نظر سے کیا جا سکتا ہے۔ ان کا یہ تبصرہ ایسے وقت ?یا جب ہندوستان نے قومی دارالحکومت میں انڈیا AI امپیکٹ ایکسپو 2026 کا ?غاز کیا۔ انہوں نے کہا کہ دنیا بھر کے رہنما AI کے اثرات پر ?نے والے ہفتے کے لیے تبادلہ خیال کریں گے۔ یہ تقریب -- نئی دہلی کے بھارت منڈپم کنونشن سینٹر میں منعقد کی گئی -- 16 فروری سے 20 فروری تک منعقد کی جائے گی 70,000 مربع میٹر پر پھیلے ہوئے 10 میدانوں میں پھیلے ہوئے، AI سمٹ مرکزی وزارتوں، ریاستی حکومتوں اور بین الاقوامی شراکت داروں کے علاوہ عالمی ٹیکنالوجی فرموں، اسٹارٹ اپس، اکیڈمی اور تحقیقی اداروں کو اکٹھا کرنے کے لیے تیار ہے۔ اس میں 13 ملکی پویلین ہوں گے، جن میں ?سٹریلیا، جاپان، روس، برطانیہ، فرانس، جرمنی، اٹلی، نیدر لینڈز اور سوئٹزر لینڈ کی نمائندگی کرنے والے شامل ہیں۔

جعلی ویب سائٹس، موبائل ایپس اور فرضی ای چالان لنکس سے محتاط رہنے کی اپیل

ناندیڑ: 16 فروری: گاڑی مالکان اور ڈرائیوروں کے ساتھ بڑھتی ہوئی مالی دھوکہ دہی کے پیش نظر محکمہ ? ٹرانسپورٹ نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ جعلی ویب سائٹس، مشتبہ موبائل ایپس (اے پی کے فائلز) اور فرضی ای چالان لنکس سے ہوشیار رہیں۔ محکمہ کے علم میں آیا ہے کہ ڈرائیونگ لائسنس، گاڑی کی رجسٹریشن اور ای چالان جیسی سرکاری خدمات کے نام پر شہریوں کی ذاتی معلومات اور مالی لین دین میں دھوکہ دہی کی جا رہی ہے۔ جعلساز موبائل ایس ایم ایس یا واٹس ایپ پیغامات کے ذریعے "چالان باقی ہے" یا "لائسنس معطل ہونے والا ہے" جیسے دھمکی آمیز پیغامات بھیج کر غیر مجاز پیمنٹ لنکس کے ذریعہ رقم وصول کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ محکمہ ? ٹرانسپورٹ نے واضح کیا ہے کہ آر ٹی او دفتر یا محکمہ کبھی بھی واٹس ایپ کے ذریعے پیمنٹ لنک ارسال نہیں کرتا، اس بات کا شہری خصوصی نوٹس لیں۔

اسی طرح "mParivahan_Update.apk"، "Services.apk RTO" اور "Pay.apk eChallan" جیسی نامعلوم اے پی کے فائلیں ڈاؤن لوڈ کرنے سے موبائل میں موجود او ٹی پی، بینکنگ معلومات اور دیگر حساس معلومات چوری ہونے کا سنگین خطرہ رہتا ہے۔

شہریوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ صرف سرکاری gov.in ڈومین والی مستند ویب سائٹس کا ہی استعمال کریں، جن میں

VAHAN # (گاڑی رجسٹریشن سروس) https://vahan.parivahan.gov.in،

SARATHI # (ڈرائیونگ لائسنس سروس) https://sarathi.parivahan.gov.in،

ٹرانسپورٹ سروس پورٹل https://www.parivahan.gov.in

اور #ای-چالان پورٹل https://echallan.parivahan.gov.in شامل ہیں۔

مزید یہ کہ com،.online،.site،.in. یا کسی دیگر ڈومین والی غیر سرکاری ویب سائٹس پر اپنی معلومات درج نہ کریں۔

کوئی بھی مشتبہ پیغام یا لنک موصول ہونے پر فوری طور پر نیشنل سائبر کرائم پورٹل https://www.cybercrime.gov.in پر شکایت درج کریں یا سائبر فراڈ ہیلپ لائن نمبر 1930 پر رابطہ کریں، یا قریبی ضلع سائبر پولیس اسٹیشن سے رجوع کریں۔

یہ اپیل ذیلی علاقائی ٹرانسپورٹ افسر پرشانت کنکریج نے جاری کی ہے۔

GTRE ہندوستان کی اسٹریٹجک صلاحیت کی بنیاد ہے

ایرو انجن کی پیش رفت کے لیے پانچ سالہ ہدف مقرر کیا

بنگلورو۔ ?16 فروری۔ ایم این این۔ مرکزی وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے پیر کو گیس ٹربائن ریسرچ اسٹیبلشمنٹ (جی ٹی ا? رای) کو دنیا کے سب سے باوقار اداروں میں سے ایک کے طور پر سراہا اور سائنسدانوں پر زور دیا کہ وہ کئی دہائیوں کے ایرو انجن کی ترقی کو اگلے پانچ سالوں میں سمیٹیں، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ ہندوستان کی ا? ٹو ٹیکنالوجی پر منحصر ہے۔ بنگلورو میں گیس ٹربائن ریسرچ اسٹیبلشمنٹ میں خطاب کرتے ہوئے راجناتھ سنگھ نے کہا کہ دفاعی تحقیق اور ترقی کی تنظیم (DRDO) کے تحت کام کرنے والی اسٹیبلشمنٹ "ہندوستان کی اسٹریٹجک صلاحیت کی بنیاد" بن گئی ہے، جو اپنے سائنسدانوں کو مسلسل کامیاب ٹیسٹ دینے اور ملک کی دفاعی تیاری کو مضبوط کرنے کا سہرا دیتی ہے۔ "جی ٹی ا? رای نہ صرف ہندوستان کی بلکہ دنیا کے باوقار اداروں میں سے ایک ہے۔ جس طرح سے ا? پ ملک کی خود انحصاری اور سلامتی کے لیے کام کر رہے ہیں وہ تعریف کے مستحق ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ڈی ا? رڈی او کا سائنسی نقطہ نظر دن بہ دن ہندوستان کی اسٹریٹجک طاقت کو تقویت دے رہا ہے۔ "ڈی ا? رڈی او، دن رات ایک یا دوسرا کامیاب ٹیسٹ کرواتا رہتا ہے۔

اقلیتی طبقہ کی ہمہ جہت ترقی کے لیے ٹھوس اقدامات کیے جائیں

اقلیتی ادارہ درجہ سٹوفکیٹ معاملے کی گہرائی سے جانچ کر کے سخت کارروائی کی ہدایت: نائب وزیر اعلیٰ

ممبئی: اقلیتی طبقے کے لیے مختص فنڈ طبقے کے مستحقین تک مساوی اور شفاف طریقے سے پہنچنے اور محکمہ کا کام کاج مزید عوام دوست اور جواب دہ بنانے کے لیے سنجیدہ کوششیں کی جائیں۔ یہ ہدایت نائب وزیر اعلیٰ و اقلیتی ترقی کی وزیر سنیترا اجیت پوار نے دی ہیں۔ انہوں نے یہ بھی ہدایت دی ہے کہ اسکولوں کو غلط طریقے سے اقلیتی درجہ کے سٹوفکیٹ جاری کیے جانے کے معاملات کی مفصل جانچ کر کے قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ نائب وزیر اعلیٰ سنیترا اجیت پوار کی صدارت میں سہیادری گیسٹ ہاؤس میں اقلیتی ترقی محکمہ کی جائزہ میٹنگ منعقد ہوئی۔ اس موقع پر اقلیتی ترقی محکمہ کے سکریٹری روچیش جے ونشی، نائب وزیر اعلیٰ کے سکریٹری ڈاکٹر راجیش دیشمکھ، جوائنٹ سکریٹری منوج جادھو، ڈپٹی سکریٹری ایم پی شینائے، انڈر سکریٹری سارنگ کمار پاٹل، انڈر سکریٹری جہاں گیر خان، انڈر سکریٹری وشاکھا آڑھاو اور انڈر سکریٹری میگھنا شندے موجود تھیں۔ میٹنگ میں ہدایت دی گئی کہ ریاست کی اقلیتی طبقات کی سماجی، معاشی، تعلیمی اور ثقافتی ترقی کے لیے حکومت پُرعزم ہے اور مرحوم نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار کی طے کردہ پالیسیوں کے مطابق ہی محکمہ کی پیش رفت ہونی چاہیے۔ سچر کمیٹی کی سفارشات کی بنیاد پر 21 فروری 2008 کو ریاست میں الگ اقلیتی ترقی محکمہ قائم کیا گیا تھا۔ اس محکمہ کے ذریعے تعلیمی وظائف، ہاسٹل، مولانا آزاد اقلیتی معاشی ترقی کارپوریشن کی قرض اسکیمیں، جین اکنامک ڈیولپمنٹ کارپوریشن کی براہِ راست قرض اور سود واپسی اسکیمیں، سیلف ہیلپ سیونگ گروپس، اسکل ڈیولپمنٹ اور بنیادی ڈھانچے کی اسکیموں کو مؤثر طریقے سے نافذ کرنے کی ہدایت دی گئی۔ سنیترہ پوار نے بتایا کہ مولانا آزاد کارپوریشن کے تعلیمی قرض کی حد 5 لاکھ روپے سے بڑھا کر 20 لاکھ روپے کردی گئی ہے اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ اس اسکیم کا فائدہ حقیقی مستحقین کو ہی ملے۔ اسی طرح ریاست کی 'ڈاکٹر ذاکر حسین مدرسہ ماڈرنائزیشن اسکیم' کے تحت بنیادی سہولتوں کی امداد 2 لاکھ سے بڑھا کر 10 لاکھ روپے کردی گئی ہے اور اہل اداروں کے انتخاب میں مکمل شفافیت برتی جائے۔ اقلیتی طلبہ کے لیے زیرِ تعمیر ہاسٹلوں کو جلد از جلد مکمل کر کے فعال کیا جائے۔ اقلیتی اکثریتی علاقوں کی ترقیاتی اسکیموں کے لیے جاری فنڈ کی منصفانہ تقسیم ہو اور کاموں کا معیار اعلیٰ رکھا جائے، اس کی ذمہ داری محکمہ پر ہوگی۔ ناندیڑ، سولاپور اور مالیگاؤں میں قائم اردو گھر فعال ہو چکے ہیں اور دیگر مجوزہ اردو گھروں کے کام بھی مقررہ مدت میں مکمل کرنے کی ہدایت دی گئی۔ نائب وزیر اعلیٰ نے نشاندہی کی کہ محکمہ میں خالی اسامیوں کے باعث انتظامی امور متاثر ہو رہے ہیں، اس لیے وقف بورڈ کی 179 منظور شدہ اسامیوں میں سے 96، وقف ٹریبونل کی 34 میں سے 25 اور حج کمیٹی کی 13 میں سے 10 خالی اسامیوں کو فوری طور پر پُر کیا جائے۔ اس موقع پر انہوں نے سنبھاجی نگر کے ڈویژنل کمشنر سے ٹیلی فون پر رابطہ کر کے ضروری ہدایات بھی جاری کیں۔ چھترپتی سنبھاجی نگر میں نئے قائم شدہ اقلیتی کمشنریٹ کے لیے مطلوبہ افسران و عملہ فراہم کرکے اسے مضبوط بنانے کی بھی ہدایت دی۔ بارٹی اور سارتھی کی طرز پر قائم 'مارٹی' (MRTI) کے کام کاج کا باقاعدہ جائزہ لے کر پیش رفت رپورٹ پیش کی جائے۔ اقلیتی برادری میں بے روزگاری کی شرح کو مدنظر رکھتے ہوئے نوجوانوں کے لیے بڑے پیمانے پر اسکل ڈیولپمنٹ پروگرام نافذ کیے جائیں تاکہ انہیں روزگار کے قابل بنایا جا سکے۔ کھارگھر، نوی ممبئی میں مجوزہ 'شری گرو تیغ بہادر صاحب جی 350 واں شہیدی سماگم' کے انعقاد سے متعلق تمام انتظامی کارروائی فوری مکمل کرنے کی بھی ہدایت دی گئی۔

CHANGE OF NAME

My old Name is MOHAMMED MUQHTADER ABDUL QADER

Which I Am Changing As

New Name MOHAMMED MUQHTADER

Henceforth My All Correspondence Will Be Done As Per My New Name

Please Consider The Same.

Adress- House No. 2-4-85, Kazi Galli Near Bazar Mohalla, Mudkhed, TQ. Mudkhed Dist.Nanded Maharashtra - 431806

Mobile No. +919021172334

مکان کی پہلی منزل کرائے پر دستیاب

2/ بی ایچ کے (دو بیڈ روم، ہال، کچن) دونوں بیڈ رومز کے ساتھ منسلک باتھ روم

فوری رہائش کے لیے تیار (ریڈی ٹو موو)

تمام بنیادی سہولیات دستیاب

24 گھنٹے بور واٹر کی سہولت

پتہ: ملیارگلی، اتوارہ، کرایہ: 9,500 روپے ماہانہ

ڈپازٹ: ایک ماہ کا کرایہ بجلی کا بل: کرایہ دار کے ذمہ

رابطہ کریں: 9096000173/ 8857909302

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کرکے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کی ? - ایڈیٹر: محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔